بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

وفاق المدارس کے تحت سالانہ امتحانات اور نتائج	کلمۃ المدیر	۳
زکوٰۃ ..... فضائل، مسائل اور حکمتیں	شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم	۶
رمضان کی عظمت، حرمت اور فضیلت !!	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ	۱۱
رمضان المبارک میں صحابہؓ کا ذوق وشوق	ڈاکٹر عبدالحمید اطہر	۱۸
اکابر دیوبند کی قرآن مجید سے تعلق کی ایک جھلک	حافظ محمد داؤد	۲۴
درس نظامی میں ترجمہ وتفسیر پڑھانے کا طریقہ کار	مفتی محمد عمران حقانی	۲۷
اہلِ علم سلف صالحین کے ہاں تصحیح شدہ نسخوں کی اہمیت	مولوی محمد ارشاد	۳۲
امتحانی پرچوں کی جانچ پڑتال کا عمل	مولانا مفتی سراج الحسن	۴۳
سالانہ امتحانات کے نتائج	ادارہ	۴۷

سالانہ بدل اشتراک

بیرون ملک امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک ۳۰ ڈالر۔ سعودی عرب، انڈیا اور متحدہ امارات وغیرہ ۲۳ ڈالر۔ ایران، بنگلہ دیش ۲۰ ڈالر۔

اندرون ملک قیمت: فی شمارہ: 40 روپے، زرسالانہ مع ڈاک خرچ: 500 روپے

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وفاق المدارس کے تحت سالانہ امتحانات اور نتائج کا اعلان

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

الحمدللہ امسال بھی حسب روایاتِ سابقہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت سالانہ امتحانات نہایت پرامن اور نظم وضبط کے ماحول میں انعقاد پذیر ہوئے۔صرف ڈیڑھ ماہ کے دورانیے میں نہ صرف لاکھوں طلبہ کے امتحانات ہوئے بلکہ اس دوران پرچوں کی مارکنگ کے بعد تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے بعد رمضان المبارک کے پہلے عشرے میں ہی نتیجہ بھی جاری کردیا گیا......الحمدللہ والشکرللہ!۔

اس سلسلے میں ۴؍رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ/۲۶؍مارچ ۲۰۲۳ء اتوار کے روز نماز ظہر کے بعد وفاق المدارس العربیہ کی جانب سے دارالعلوم کراچی میں ایک سادہ، پروقار اور بابرکت تقریب منعقد ہوئی،جس میں صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مختصر تمہیدی بیان کے بعد سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان فرمایا۔

اس موقع پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان صوبہ سندھ کے ناظم حضرت مولانا امداد اللہ یوسفزئی مدظلہم، حضرت مولانا راحت علی ہاشمی مدظلہم (رکن امتحانی کمیٹی)،حضرت مولانا عبدالرزاق مدظلہم (رکن امتحانی کمیٹی) مولانا مفتی انس عادل خان زیدمجدہ (رکن امتحانی کمیٹی)،مولانا عبیدالرحمٰن چترالی زیدمجدہ (مسئول وفاق)، مولانا محمد زکریا زیدمجدہ (مسئول وفاق ضلع ملیر)،حضرت مولانا زبیر اشرف عثمانی زیدمجدہ (نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی) اور مولانا احسان اشرف عثمانی زیدمجدہ موجود تھے۔

جبکہ ملتان مرکز میں ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم، حضرت مولانا ارشاد احمد مدظلہم (رکن امتحانی کمیٹی) حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہم (معاون ناظم وفاق برائے جنوبی پنجاب)،حضرت مولانا شمشاد احمد مدظلہم (رکن امتحانی کمیٹی) موجود تھے۔

سالانہ امتحانات کے لیے مجموعی طور پر پانچ لاکھ انیس ہزار تین سو چھبیس (۵۱۹۳۲۶) طلبہ وطالبات کے داخلے موصول ہوئے تھے،جن میں سے پانچ لاکھ ایک سو سولہ (۵۰۰۱۱۶) طلبہ وطالبات نے شرکت کی،اور چار لاکھ دس ہزار نو سو نو (۴۱۰۹۰۹) طلبہ وطالبات کامیاب ہوئے۔کامیابی کا تناسب تقریباً بیاسی فیصد سے زائد رہا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

امتحانی نتائج کے اجراء اور پوزیشنوں کے اعلان کے دوران بعض خوشگوار حیرتوں کا سامنا ہوا، مثلاً یہ کہ بہت سے ایسے مدارس سامنے آئے جن کے طلبہ نے پوزیشنیں حاصل کیں اور وہ کوئی معروف یا بڑے شہروں کے باوسائل مدارس نہیں تھے بلکہ دُوردراز علاقوں کے بظاہر گمنام مدارس اوران کے طلبہ تھے، یقیناً ان مدارس کے طلبہ واساتذہ نے محنت کی بدولت اپنے اوراپنے ادارے کے لیے نیک نامی کا سامان کیا۔اسی طرح بعض پوزیشنوں میں ایک سے زائد طلبہ شریک رہے، حتیٰ کہ ثانویہ عامہ کے نتیجہ میں ۱۰ طلبہ نے یکساں پوزیشن حاصل کی۔

اس موقع پر نتائج کے اعلان کے آخر میں حضرت صدر وفاق دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے گراں قدر تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

”میں کامیاب ہونے والے تمام طلبہ کو، ان کے اساتذہ کو تہِ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں، انہوں نے جس طرح محنت کی ہے؛ اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو قبولیت عطا فرمائے۔

الحمدللہ ہر سال یہ اچھا رویہ نظر آ رہا ہے کہ ایسے ادرے سامنے آ رہے ہیں جن کے طلبہ وطالبات پوزیشن لیتے ہیں، ان میں دُوردراز کے ایسے مدارس کے طلبہ بھی شامل ہیں جن کے لیے بظاہر وسائل کی کمی ہے، اس کے باوجود ماشاء اللہ ان طلبہ وطالبات کو ان مدارس نے محنت کر کے اس مقام تک پہنچایا ہے۔یہ ان سب حضرات کے اخلاص، جدوجہد، اور طلبہ طالبات کے ساتھ محنت کی برکت ہے جو اِن نتائج کے اندر الحمدللہ نظر آ رہی ہے۔

اِن شاء اللہ یہ سلسلہ جاری رہنا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے۔امید ہے کہ ان شاء اللہ ان پوزیشنوں کے اعلان سے آئندہ پوزیشنوں کے حصول میں آپس میں ایک صحت مند منافست پیدا ہوگی؛ اور وَفِیْ ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْن کا مظاہرہ ہوگا۔

ہمارے وفاق المدارس العربیہ کے جتنے بھی منتظمین اور کارکنان ہیں ...... حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب، مولانا عبدالمجید صاحب، انہوں نے نہایت خلوص اور محنت سے اپنے امور کو انجام دیا۔مولانا امداداللہ صاحب کا میں خاص طور پر ذکر کروں گا کہ وفاق المدارس العربیہ کے تمام کاموں میں اور تمام شعبوں میں الحمدللہ ان کی کارکردگی کے نشان موجود ہیں، جب بھی ہمیں کوئی مسئلہ پیش آتا ہے تو ان سے رجوع کرتے ہیں، اور الحمدللہ یہ پورے خلوص اور جدوجہد کے ساتھ کام کو پورا کرتے ہیں۔

ماشاء اللہ جن ممتحنین اور نگران حضرات نے اس امتحان کے لیے جس طرح وقت دیا اور ماشاء اللہ

بڑے عزم کے ساتھ، بڑے جزم کے ساتھ اور پرخلوص انداز میں کام مکمل کیا......اس پر خصوصی شکریے کے مستحق ہیں۔اسی طرح وفاق المدارس العربیہ کے دفتر کے عملے نے جس طرح دن رات کام کر کے اتنے بڑے نظم کو انتہائی سلیقے کے ساتھ سنبھالا، اور بہت سلیقے کے ساتھ نتائج تیار اور مرتب کیے؛ وہ سب مبارک باد کے بھی مستحق ہیں، ہماری طرف سے تہنیت کے بھی مستحق ہیں۔

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم اور دامت برکاتہم؛ وہ ماشاء اللہ وفاق کی روح رواں ہیں ہی، ان کی توجہات، ان کی محنتیں الحمدللہ رنگ لا رہی ہیں، اللہ تعالیٰ ان میں مزید ترقی عطا فرمائے......آمین!۔وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔"

یہ مجلس سوشل میڈیا پر لائیو نشر کی گئی اور پوری دنیا میں سنی گئی۔اس اعلان کے بعد مرکزی دفتر وفاق سے آن لائن رزلٹ چیک کرنے کا لنک اوپن کر دیا گیا۔قومی اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا کو بھی خبریں جاری کی گئیں۔

بلاشبہ مرکزی دفتر وفاق کے کارکنان کی محنت وکاوش، تندہی اور مستعدی کو داد نہ دینا حد درجہ بخل ہوگا۔قلیل مدت اور محدود عملہ کے ساتھ اپنے امور کی قابل تقلید و قابل رشک طریقے سے انجام دہی اکابر وفاق کی دعاؤں، انتظامیہ کی سلیقہ مندی اور جملہ کارکنان وفاق کی مخلصانہ وشبانہ روز مساعی کی بدولت ہی ممکن ہوتی ہے۔دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان تمام محنتوں کو شرف قبول عطا فرمائیں، تمام کارکنان ومعاونین کو جزاءِ خیر عطاء فرمائیں، وفاق المدارس کی ہمہ قسم شرور وفتن سے حفاظت فرمائیں اور دن دگنی رات چوگنی ترقی عطاء فرمائیں۔آمین۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم کے لیے ستارہ امتیاز کا اعزاز

۲۳/مارچ ۲۰۲۳ء کو "یوم پاکستان" کے موقع پر ایوان صدر اسلام آباد میں مختلف قومی اور سماجی شخصیات کے لیے قومی اعزازات عطا کرنے کی تقریب منعقد ہوئی، اس موقع پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم کو بھی ان کی دینی، ملی اور سماجی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ریاست پاکستان کی جانب سے قومی اعزاز "ستارہ امتیاز" سے نوازا گیا۔حضرت کو ملنے والا یہ اعزاز صرف آپ کی شخصیت کے لیے قابل فخر نہیں بلکہ وفاق المدارس العربیہ اور پاکستان بھر کے دینی مدارس کے لیے بھی قابل فخر وامتنان ہے۔ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم کو تمام مدارس کی جانب سے ہدیہ تہنیت پیش ہے۔ان شاء اللہ ریاست پاکستان نے اسی طرح چیدہ علماء ومشائخ کو آئندہ بھی قومی اعزازت سے نوازا تو حکومت وریاست اور دینی طبقات کے مابین اعتماد کی فضا قائم ہوگی۔

☆......☆......☆

زکوٰۃ ...... فضائل، مسائل اور حکمتیں

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

ماہ رمضان جلوہ فگن ہے،اس ماہ مبارک میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔اس ماہ مبارک کو دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ قرار دیا گیا ہے۔اس لیے اس ماہ مبارک میں اہل ایمان جہاں دیگر نیک کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں وہیں انفاق فی سبیل اللہ یعنی اللہ کے راستے میں خوب بڑھ چڑھ کر خرچ کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ مبارک میں موسلا دھار بارش کی طرح سخاوت اور اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہم بھی ماہ رمضان میں اللہ کا دیا ہوا مال اللہ کی راہ میں لٹانے کا خوب اہتمام کیا کریں اور نفلی صدقات وخیرات سے کہیں زیادہ فرض زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام کیا کریں۔

دین اسلام میں زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم میں سینکڑوں مقامات پر نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کا ذکر آیا ہے۔قرآن کریم میں ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے "جو لوگ سونے اور چاندی کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو،جس دن ان سونے چاندی کے خزانوں کو جہنم کی آگ میں تپا کر ان کے چہروں،ان کی پشتوں اور ان کے پہلوؤں کو داغا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ تھا تمہارا مال جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا،پس اپنے جمع کئے کی سزا چکھو۔"

اسی طرح ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔(۱)اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔(۲)نماز قائم کرنا (۳)زکوٰۃ ادا کرنا (۴)بیت اللہ کا حج کرنا (۵)رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ "جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی اس نے اس کے شر کو دور کر دیا"،ایک اور

حدیث میں ہے "جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو تم پر جو ذمہ داری عائد ہوتی تھی اس سے تم سبکدوش ہوگئے "۔ایک اور حدیث میں ہے کہ "اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ کرو،اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو اور مصائب کے طوفانوں کا دعا و تضرع سے مقابلہ کرو"۔ایک اور حدیث میں ہے کہ "جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت میں اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور اس کی گردن سے لپٹ کر گلے کا طوق بن جائے گا۔"

زکوٰۃ کی حکمتیں:

حق تعالیٰ شانہ نے جتنے احکام بندوں کے لیے مقرر فرمائے ہیں ان میں بے شمار حکمتیں ہیں جن کا انسانی عقل احاطہ نہیں کرسکتی۔اللہ تعالیٰ نے زکوۃ کے فریضہ میں بھی بہت ساری حکمتیں رکھی ہیں انسان کی ان حکمتوں تک رسائی ممکن نہیں۔مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نے ان میں سے کچھ عام فہم حکمتیں کچھ یوں ذکر کی ہیں:

(۱)......آج کل امیر و غریب کی جنگ اس لیے پیدا ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے متمول طبقہ کے ذمہ پسماندہ طبقہ کے جو حقوق عائد کئے انہوں نے اس سے پہلو تہی کی اگر پورے ملک کی دولت کا چالیسواں حصہ ضرورت مندوں میں تقسیم کرلیا جائے اور یہ عمل مسلسل جاری رہے اور متمول طبقہ کسی جبر و اکراہ کے بغیر ہمیشہ یہ فریضہ ادا کرتا رہے اور پھر اس رقم کی منصفانہ تقسیم مسلسل ہوتی رہے تو کچھ ہی عرصہ میں غربت کا خاتمہ ہوجائے گا اور امیر اور غریب کے درمیان جو دوریاں ہیں وہ ختم ہوجائیں گی۔اور پوری ملت اسلامیہ سکون اور راحت میں ہوجائے گی۔یہ ملت اسلامیہ کے لیے نہیں ہے بلکہ اگر پوری دنیا اس پر عمل پیرا ہوجائے تو دنیا سے غربت کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔

(۲)......مال و دولت کی حیثیت معیشت میں ایسی ہی ہے جیسے خون کی بدن میں۔اگر خون کی گردش میں فتور آجائے تو انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہوجاتا ہے اور بعض اوقات دورے پڑنا شروع ہوجاتے ہیں اور موت تک واقع ہوجاتی ہے۔ٹھیک اسی طرح اگر دولت کی منصفانہ تقسیم نہ ہو تو معاشرہ کی زندگی خطرہ میں ہوتی ہے۔حق تعالیٰ نے دولت کی منصفانہ تقسیم اور عادلانہ گردش کے لیے جہاں اور بہت ساری تدبیریں ارشاد فرمائی ہیں ان میں سے ایک زکوۃ و صدقات کا نظام بھی ہے اگر یہ نظام صحیح چلتا رہے تو معاشرہ میں دولت کی بے اعتدالیاں ختم ہوجائیں گی۔

(۳)......انسانوں سے ہمدردی انسانیت کا اہم ترین وصف ہے۔جس شخص کا دل اپنے جیسے انسانوں کی بے چارگی،غربت و افلاس،بھوک،فقر و فاقہ اور تنگ دستی و زبوں حالی دیکھ کر نہیں پسیجتا وہ انسان نہیں جانور ہے۔چونکہ ایسے مواقع پر شیطان اور نفس انسان کو ہمدری میں اپنا کردار ادا کرنے سے باز رکھتے ہیں اس لئے حق تعالیٰ شانہ نے اپنے کمزور بندوں کی مدد کے لیے امیروں کے ذمہ یہ فریضہ عائد کیا ہے کہ وہ زکوۃ کے ذریعے غریبوں کی مدد کریں۔

(۴)......مال جہاں انسانی معیشت کی بنیاد ہے وہیں انسانی اخلاق کے بنانے اور بگاڑنے میں بھی اس کو گہرا

دخل ہے بعض مرتبہ مال نہ ہونا انسان کو غیر انسانی حرکات پر آمادہ کرتا ہے اور وہ معاشرہ کی ناانصافی کو دیکھ کر معاشرتی سکون کو غارت کرنے کی ٹھان لیتا ہے۔ بعض اوقات وہ چوری، ڈکیتی، سٹہ بازی اور جوا جیسی قبیح حرکات کا ارتکاب کرتا ہے اور کبھی غربت سے تنگ آ کر وہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ کبھی وہ پیٹ کا جہنم بھرنے کے لیے اپنی عزت وعصمت کو نیلام کر دیتا ہے اور کبھی فقر وفاقہ کا مداوا ڈھونڈنے کے لیے اپنے دین وایمان کا سودا کر دیتا ہے۔ اسی بناء پر ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ قریب ہے کہ فقر وفاقہ انسان کو جہنم تک پہنچا دے۔ ہمارے معاشرے میں یہ تمام برائیاں بہت عام ہو چکی ہیں جو کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ اگر زکوۃ کی منصفانہ تقسیم کو عمل میں لایا جائے تو ان برائیوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(۵)......زکوۃ وصدقات کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے مال ودولت میں برکت ہوتی ہے زکوۃ وصدقات میں بخل کرنا آسمانی برکتوں کے دروازے سے بند کر دیتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جو قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر قحط اور خشک سالی مسلط کر دیتا ہے اور آسمانوں سے بارش بند ہو جاتی ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ چار چیزوں کا نتیجہ چار چیزوں کی شکل میں ہوتا ہے۔

۱:۔ جب کوئی قدم عہد شکنی کرتی ہو تو اس پر دشمنوں کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔

۲:۔ جب وہ ماانزل اللہ کے خلاف فیصلہ کرتی ہے تو قتل وخونریزی اور موت عام ہو جاتی ہے۔

۳:۔ جب کوئی قوم زکوۃ روک لیتی ہے تو ان سے بارش روک لی جاتی ہے۔

۴:۔ جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو زمین کی پیداوار کم ہو جاتی ہے اور قوم پر قحط مسلط ہو جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ کا تجویز فرمودہ نظام زکوۃ وصدقات وہ انقلابی نظام ہے جس سے انسان کو راحت وسکون کی زندگی نصیب ہو سکتی ہے۔ اور اس سے انحراف کا نتیجہ معاشرے کے افراد کی بے چینی وبے اطمینانی کی شکل میں رونما ہوتا ہے۔

زکوٰۃ کے مسائل:

یاد رہے کہ زکوۃ کا نصاب چار چیزیں ہیں (1) ساڑھے سات تولے سونا (2) ساڑھے باون تولے چاندی (3) اتنی مالیت کا مال تجارت (4) اتنی مقدار میں نقد رقم اور پھر اس نصاب کے پورا ہونے کے بعد سال کا گزرنا بھی شرط ہے۔ ہمارے ہاں نصاب کے حوالے سے یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اول تو ہم سونے اور چاندی کے علاوہ اور کسی چیز کو نصاب سمجھتے ہی نہیں اور پھر سونے اور چاندی کے بارے میں بھی اس غلط فہمی میں مبتلاء ہیں کہ جب تک ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی مکمل نہ ہو جائے اس وقت تک زکوٰۃ کو فرض نہیں سمجھتے۔ یاد رکھیے کہ ساڑھے سات تولے سونے کا پورا ہونا صرف اس صورت میں شرط ہے جب کسی کے پاس صرف سونا ہو لیکن اگر

متفرق نصاب ہے یعنی کچھ سونا، تھوڑی سی چاندی، مالِ تجارت اور نقدی کی صورت میں مختلف چیزیں اگر کسی کی ملک میں ہیں تو ایسی صورت میں ان کی مجموعی مالیت جب ساڑے باون تولہ چاندی کے مساوی ہو جائے تو اس شخص پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اسی طرح نصاب پر سال گزرنے کے بارے میں بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی آدمی کے پاس جو رقم آئی اس رقم کا آدمی کے پاس ایک سال تک موجود رہنا ضروری ہے حالانکہ عموماً رقم پاس نہیں رکھی جاتی اور نہ ہی اس رقم یا نصاب پر سال گزرنا ضروری ہے بلکہ جو شخص صاحبِ نصاب ہے اس کے نصاب کا مالک بننے کے بعد سال کا پورا ہونا شرط ہے۔ اس دوران جو رقم بھی اس کے پاس آتی رہے خواہ سال پورا ہونے سے صرف ایک ماہ قبل آئے تب بھی اس کی زکوٰۃ ادا کرنا اس کے ذمہ فرض ہوگا۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے کوئی خاص مہینہ مقرر نہیں ہر کسی کے لیے اس کا اعتبار الگ الگ ہے تاہم اکثر لوگ ثواب کی غرض سے رمضان المبارک میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اس میں بھی کوئی حرج نہیں

بعض خاندانوں میں سب لوگ برسرِ روزگار ہوتے ہیں، ہر ایک کا الگ الگ ذریعہ آمدنی ہونے کے باوجود خاندان کے سربراہ کو زکوٰۃ کی ادائیگی کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ اس معاملے میں خواتین کی طرف سے عموماً کوتاہی دیکھنے میں آتی ہے، اول تو انہیں مسائل ہی معلوم نہیں ہوتے اور اگر کسی کو مسئلہ معلوم بھی ہو تو وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کا سارا بار اپنے خاوندوں کے سر ڈال دیتی ہیں۔ یاد رکھیے! کہ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کی طرف سے زکوٰۃ ادا کرے تو یہ اگرچہ اچھی بات ہے اور ہمارے ہاں روایت بھی یہی ہے لیکن اصولی طور پر زیورات اور دیگر جمع پونجی جو خواتین کے پاس ہوتی ہے اس میں سے زکوٰۃ کی ادائیگی عورت کی ذمہ داری ہے۔

اسی طرح بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا کوئی کاروبار یا دکان تو ہے نہیں اس لیے مالِ تجارت والی شق ہم پر لاگو نہیں ہوتی جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی نے کوئی پلاٹ، مکان، گاڑی یا کوئی بھی چیز بیچنے کی نیت سے اور منافع حاصل کرنے کے ارادے سے خریدی تو وہ بھی مالِ تجارت ہے اور اس کے ذمہ اس کی زکوٰۃ بھی لازم ہے البتہ رہائشی مکان، اپنی ضرورت کی گاڑی اور دیگر اشیائے ضروریہ پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

اسی طرح بعض لوگوں کو یہ بھی کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ استعمال کے زیورات پر زکوٰۃ نہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ سونا اور چاندی جس شکل میں بھی ہوں ان پر زکوٰۃ لازم ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت کسی غریب محتاج اور ضرورتمند شخص کو اس رقم کا مالک بنانا ضروری ہے۔ کسی بھی رفاہی کام مثلاً ہسپتال کے قیام یا مساجد کی تعمیر وغیرہ کی مد میں زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ زکوٰۃ دیتے ہوئے زکوٰۃ کی نیت ضروری ہے لیکن دوسرے کو یہ جتلانا اور بتلانا ضروری نہیں کہ میں زکوٰۃ کی رقم دے رہا ہوں تا کہ اس کی عزتِ نفسی مجروح نہ ہو۔ "عیدی" "بچوں کے لیے انعام" یا "ہدیہ" وغیرہ کسی

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بھی چیز سے تعبیر کر کے زکوۃ کی رقم دی جاسکتی ہے۔زکوٰۃ صرف ان لوگوں کو دینی چاہیے جن کے حالات کا خوب اچھی طرح علم ہو اور ان کے بارے میں مکمل تحقیق ہو پیشہ ور بھکاریوں کو زکوٰۃ کی رقم دینے سے اجتناب کرنا چاہیے۔دینی مدارس کو زکوۃ کی رقم دینے میں دوہرا اجر ہے ایک تو زکوۃ کی ادائیگی کا اجر اور دوسرا دینی کاموں میں تعاون کا اجر اس لیے زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت مدارس دینیہ کو مقدم رکھنا چاہیے۔آج کل بعض ادارے زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بہت زیادہ تشہیری مہم چلاتے ہیں،زکوٰہ وصولی کے لیے مختلف حربے اور ہتھکنڈے اختیار کرتے ہیں یاد رہے کہ ایسے لوگ عموماً زکوٰۃ کے مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں اور زکوٰۃ کو صحیح مصارف میں خرچ کرنے کا اہتمام نہیں کرتے اس لیے زکوٰۃ ان کے ہاتھ میں دے دینا دانشمندی کے منافی ہے کیونکہ وہ زکوٰۃ کی رقم کو تشہیر،تعمیر اور دیگر ایسے کاموں میں صرف کرتے ہیں جہاں زکوٰۃ کی رقم خرچ نہیں کی جاسکتی۔اسی طرح سرکاری طور پر بینکوں کی طرف سے زکوۃ کی جو کٹوتی کی جاتی ہے اس کے بارے میں راجح قول یہ ہے کہ اگر بینک کسی کی رقم میں سے زکوۃ کاٹ لیں تو اگرچہ زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے لیکن چونکہ سرکاری طور پر زکوٰۃ کو درست مصارف پر لگایا نہیں جاتا اور حکومتی سطح پر اس معاملے میں بے احتیاطی،بددیانتی اور اقرباء پروری کی شکایات سامنے آتی رہتی ہیں اس لیے بینکوں کے ذریعے زکوٰۃ کی ادائیگی سے حتی الامکان اجتناب ہی برتنا چاہیے۔

اپنے اصول وفروع یعنی والد والدہ،دادا دادی،نانا نانی،بیٹا بیٹی،پوتا پوتی اور نواسہ نواسی وغیرہ کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی یعنی وہ تمام رشتہ دار جو کسی آدمی کے دنیا میں آنے کا سبب بنے ہوں یا کوئی آدمی ان کے دنیا میں آپ کا سبب بنا ہوانہیں زکوۃ دینا ٹھیک نہیں ان کے علاوہ دیگر رشتے داروں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔اگر کسی کے پاس کسی کمپنی کے شیئرز ہیں یا کسی کے ذمہ کچھ قرض ہے تو ایسی صورت میں بھی ان دونوں چیزوں کی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔اس کے علاوہ بھی زکوٰۃ کے بہت سے اہم اور بنیادی مسائل ہیں جو مستند علمائے کرام سے معلوم کر لینے چاہیں البتہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں سستی اور تاخیر سے ضرور بچنا چاہیے۔

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس اہم فریضہ کو پورا کرنے کا خاص طور پر اہتمام کریں اور ملک کی ترقی کا باعث بنے۔حکومت وقت کو چاہیے کہ وہ اس اہم فریضہ کی ادائیگی کے لیے اقدام کرے تا کہ ملک سے غربت کا خاتمہ ہو جائے۔اہل خیر حضرات انفرادی طور پر اس فریضہ پر عمل پیرا ہوں اور اپنی عیاشی کی زندگی میں بے آسرا لوگوں کو بھی یاد رکھیں تا کہ ان کا دنیا میں جینا آسان ہو جائے۔

☆......☆......☆

رمضان کی عظمت،حرمت اور فضیلت !!

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات میں انسان کو اشرف واکرم بنایا،اس کی فطرت میں نیکی اور بدی، بھلائی اور برائی، تابعداری وسرکشی اور خوبی وخامی دونوں ہی قسم کی صلاحیتیں اور استعدادیں یکساں طور پر رکھ دی ہیں۔اسی کا ثمرہ اور نتیجہ ہے کہ کسی بھی انسان سے اچھائی اور برائی دونوں ہی وجود میں آسکتی ہیں۔ایک انسان سے حسنات بھی ممکن ہیں اور سیئات بھی،اس کے باوجود کوئی سیئات ومعصیات سے مجتنب ہوکر اپنی زندگی اور اس کے قیمتی لمحات کو حسنات وطاعات سے مزین اور آراستہ کرلے تو یہ اس کے کامیاب اور خالق ومخلوق کے نزدیک اشرف واکرم ہونے کی سب سے بڑی نشانی ہے اور یہی تقویٰ و پرہیز گاری ہے جو روزہ کا مقصدِ اصلی ہے،جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ۔'' (البقرۃ)

''اے ایمان والو! فرض کیا گیا تم پر روزہ، جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر، تاکہ تم پرہیزگار ہوجاؤ، چندروز ہیں گنتی کے۔''

تقویٰ کا معنی ہے: نفس کو برائیوں سے روکنا اور اس کا سب سے بڑا ذریعہ روزہ ہے،جیسا کہ ایک صحابیؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:''اے اللہ کے رسول! مجھے کسی ایسے عمل کا حکم دیجیے جس سے حق تعالیٰ مجھے نفع دے''،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''علیک بالصوم، فإنہ لا مثل لہٗ ''(سنن نسائی)......یعنی روزہ رکھا کرو،اس کے مثل کوئی عمل نہیں۔''

رمضان المبارک کا مہینہ نیکیوں اور طاعات کے لیے موسمِ بہار کی طرح ہے،اسی لیے رمضان المبارک سال بھر کے اسلامی مہینوں میں سب سے زیادہ عظمتوں، فضیلتوں اور برکتوں والا مہینہ ہے۔اس ماہ میں اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو اپنی رضا،محبت وعطا،اپنی ضمانت واُلفت اور اپنے انوارات سے نوازتے ہیں۔اس مہینہ میں ہر نیک عمل کا اجروثواب کئی گنا بڑھادیا جاتا ہے۔اس ماہ میں جب ایمان اور احتساب کی شرط کے ساتھ روزہ رکھا جاتا ہے تو اس کی برکت

سے پچھلی زندگی کے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جب رات کو قیام (تراویح) اسی شرط کے ساتھ کیا جاتا ہے تو اس سے بھی گزشتہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔اس ماہ میں ایک نیکی فرض کے برابر اور فرض ستر فرائض کے برابر ہو جاتا ہے،اس ماہ کی ایک رات جسے شبِ قدر کہا جاتا ہے وہ ہزار مہینوں سے افضل قرار دی گئی ہے۔

رمضان کا روزہ فرض اور تراویح کو نفل (سنت مؤکدہ) بنایا ہے۔یہ صبر کا مہینہ ہے،اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔یہ ہمدردی اور خیر خواہی کا مہینہ ہے،اس میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے،اس میں روزہ افطار کرنے والے کی مغفرت،گناہوں کی بخشش اور جہنم سے آزادی کے پروانے کے علاوہ روزہ دار کے برابر ثواب دیا جاتا ہے،چاہے وہ افطار ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے ہی کیوں نہ کرائے،ہاں!اگر روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا یا پلایا تو اللہ تعالیٰ اسے حوضِ کوثر سے ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔اس ماہ کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم سے آزادی کا ہے۔جس نے اس ماہ میں اپنے ماتحتوں کے کام میں تخفیف کی تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس کی مغفرت اور اسے جہنم سے آزادی کا پروانہ دیں گے۔پورا سال جنت کو رمضان المبارک کے لیے آراستہ کیا جاتا ہے۔عام قانون یہ ہے کہ ایک نیکی کا ثواب دس سے لے کر سات سو تک دیا جاتا ہے،مگر روزہ اس قانون سے مستثنیٰ ہے،اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:''روزہ صرف میرے لیے ہے اور اس کا اجر میں خود دوں گا۔''روزہ دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں:ایک افطار کے وقت کہ اس کا روزہ مکمل ہوا اور دعا قبول ہوئی،اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے روزہ افطار کیا اور دوسری خوشی جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی۔روزہ دار کے منہ کی بو (جو معدہ کے خالی ہونے کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔روزہ اور قرآن کریم دونوں بندے کی شفاعت کریں گے اور بندے کے حق میں دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

اب چند وہ باتیں عرض کی جاتی ہیں،جن کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اہتمام کیا کرتے تھے اور اُمت کو بھی اس کی تعلیم اور تلقین فرماتے تھے:

۱:-حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کی تاریخوں کی جس قدر نگہداشت فرماتے تھے اتنا دوسرے مہینوں کی نہیں فرماتے تھے۔

۲:-حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا اہتمام کیا کرو۔

۳:-آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھانے کا حکم فرمایا کہ:''سحری کھایا کرو،کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔''اور فرمایا:''ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔''یعنی اہلِ کتاب کو سو جانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا اور ہمیں صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے تک اس کی اجازت ہے۔

۴:-آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ (غروب آفتاب کے بعد) افطار

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

میں جلدی کرتے رہیں گے۔''

افطار کی دعا:

''ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ!۔''

''پیاس جاتی رہی، انتڑیاں تر بتر ہوگئیں اور اجر ان شاء اللہ ثابت ہوگیا۔''

اسی طرح:

''اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔''

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔''

۵:۔رمضان میں ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اس ماہ میں مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔

۶:۔روزہ دار کی روزانہ ایک دعا قبول ہوتی ہے۔

۷:۔رمضان میں روزانہ بہت سے لوگ دوزخ سے آزاد کیے جاتے ہیں۔

۸:۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر عشرہ میں خود بھی شب بیدار رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی بیدار رکھتے۔

۹:۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شبِ قدر کو رمضان کے اخیر عشرہ میں تلاش کرو۔

۱۰:۔جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی معیت میں نازل ہوتے ہیں اور ہر بندہ جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کررہا ہو (اس میں تلاوت، تسبیح وتہلیل اور نوافل سب شامل ہیں، الغرض کسی طریقے سے ذکر وعبادت میں مشغول ہو) اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

۱۱:۔لیلۃ القدر کی دعا: ''اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ.''......''اے اللہ! آپ بہت معاف کرنے والے ہیں، معافی کو پسند فرماتے ہیں، پس مجھے بھی معاف فرمادیجیے۔''

۱۲:۔اگر کسی نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا، خواہ وہ ساری زندگی روزہ رکھتا رہے، وہ اس کی تلافی نہیں کرسکتا۔

۱۳:۔رمضان میں چار کام کثرت سے کیے جائیں: دو کام جن سے اللہ راضی ہوتے ہیں: ۱:۔''لا إلٰہ إلا اللّٰہ'' کی کثرت، ۲:۔استغفار زیادہ سے زیادہ پڑھا جائے۔ اور دو کام جو ہر انسان کی ضرورت ہیں: ۱:۔اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کیا جائے، ۲:۔جہنم سے پناہ مانگی جائے۔

۱۴:۔تراویح کے بارہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جس نے ایمان کے جذبے سے اور ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا، اس کے پہلے گناہ بخش دیے جائیں گے، اور جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام

کیا، ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"

۱۵:- اعتکاف کے بارہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے رمضان میں (آخری) دس دن کا اعتکاف کیا، اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ہوگا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر ایک دن کا بھی اعتکاف کیا، اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی تین خندقیں بنادیں گے کہ ہر خندق کا فاصلہ مشرق و مغرب سے زیادہ ہوگا۔"

۱۶:- رمضان میں قرآن کریم کا دور اور جود و سخاوت کی جائے، اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جود و سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت بہت بڑھ جاتی تھی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے۔

۱۷:- روزہ کی حالت میں بے ہودہ باتوں: مثلاً: غیبت، بہتان، گالی گلوچ، لعن، طعن، غلط بیانی، تمام گناہوں سے پرہیز کیا جائے، ورنہ سوائے بھوکا پیاسا رہنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اگر کوئی دوسرا آ کر ناشائستہ بات کرے تو یہ کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں، کیونکہ روزہ ڈھال ہے، جب تک کوئی اس کو پھاڑے نہیں اور یہ ڈھال جھوٹ اور غیبت سے پھٹ جاتی ہے۔

یہ مہینہ گویا ایمان اور اعمال کو ریچارج کرنے کے لیے آتا ہے۔ رمضان عربی کا لفظ ہے، جس کا اُردو میں معنی ہی شدتِ حرارت کے ہیں، یعنی اس ماہ میں اللہ رب العزت روزہ کی برکت اور اپنی رحمتِ خاصہ کے ذریعہ اہلِ ایمان کے گناہوں کو جلا دیتے اور ان کی بخشش فرما دیتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

"إذا دخل رمضان فُتحت ابواب السماء، وفي رواية: "فُتحت ابواب الجنة" وغُلقت ابواب جهنم، وسُلسلت الشياطين، وفي رواية "فُتحت ابواب الرحمة۔" (متفق علیہ، بحوالہ مشکوٰۃ، کتاب الصوم)

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں، اور ایک روایت میں بجائے ابوابِ جنت کے ابوابِ رحمت کھول دیئے جانے کا ذکر ہے۔"

"قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: یہ حدیث ظاہری معنوں پر بھی محمول ہوسکتی ہے، لہٰذا جنت کے دروازوں کا کھلنا، دوزخ کے دروازوں کا بند ہونا اور شیطانوں کا قید ہونا اس مہینے کی آمد کی اطلاع اور اس کی عظمت اور حرمت وفضیلت کی وجہ سے ہے، شیاطین کا بند ہونا اس لیے ہوسکتا ہے کہ وہ اہلِ ایمان کو وسوسوں میں مبتلا کر کے

ایمانی وروحانی اعتبار سے ایذا نہ پہنچاسکیں، جیسا کہ دستورِ زمانہ بھی ہے کہ جب کوئی اہم موقع ہوتا ہے تو خصوصی انتظامات کیے جاتے ہیں، تمام شر پسندوں کو قید کردیا جاتا ہے، تاکہ وہ اس موقع پر کوئی رخنہ وفتنہ پیدا نہ کریں، اور حکومت اپنے حفاظتی دستوں کو ہر طرف پھیلا دیتی ہے، یہی حال رمضان المبارک میں بھی ہوتا ہے کہ شیطانوں کو قید کردیا جاتا ہے۔ اوراس سے مجازی معنی بھی مراد لیے جاسکتے ہیں، کیوں کہ شیاطین کا اُکسانا اس ماہ میں کم ہوجاتا ہے، اس لیے گویا وہ قید ہوجاتے ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ جنت کے دروازے کھولنے سے مراد یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر طاعات اور عبادات کے دروازے اس ماہ میں کھول دیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جو عبادتیں کسی اور مہینے میں عام طور پر واقع نہیں ہوسکتیں، وہ عموماً رمضان میں بآسانی ادا ہوجاتی ہیں، یعنی روزے رکھنا، قیام کرنا، وغیرہ۔''
(نووی شرح مسلم، از برکاتِ رمضان، ص:۴۴)

الغرض رمضان المبارک کی بڑی فضیلت ہے، اسی وجہ سے کہا گیا کہ اگر لوگوں کو رمضان المبارک کی ساری فضیلتوں اور برکتوں کا پتہ چل جائے تو وہ تمنائیں کریں کہ کاش! سارا سال رمضان ہوجائے۔

رمضان المبارک کی بے شمار خصوصیتیں ہیں، جن میں چند ایک یہ ہیں:

۱:- سال بھر کے مہینوں میں رمضان المبارک ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ذکر صراحت کے ساتھ قرآن کریم میں آتا ہے، جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

''شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔'' (البقرۃ)

''رمضان وہ (مبارک) مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لیے راہنمائی، ہدایت اور حق وباطل میں تمیز کرنے کا ذریعہ ہے، پس جو کوئی یہ (مبارک) مہینہ پائے اُسے چاہیے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔''

۲:- اسی ماہ کو شبِ قدر میں لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر مکمل قرآن کریم کا نزول ہوا، جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:

''اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔'' (القدر)

''بلاشبہ ہم نے قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا، اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شبِ قدر کیسی چیز ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس رات میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر معاملہ لے کر حاضر ہوتے ہیں، یہ رات سراسر سلامتی ہے، وہ یعنی اس کی خیر وبرکت صبح طلوعِ فجر تک رہتی ہے۔''

گویا رمضان اور قرآن کریم دونوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے کہ قرآن رمضان میں آیا تو رمضان کا تذکرہ قرآن کریم میں آیا، اس لیے بعض علماء فرماتے ہیں کہ: رمضان اور قرآن کا جسم اور روح کا سا تعلق ہے۔ رمضان جسم ہے تو قرآن کریم روح ہے:

ماہِ صیام تیرا کیوں نہ ہو احترام
کہ نازل ہوا تجھ میں اللہ کا کلام

اس لیے ہمارے اکابر نے رمضان میں روزہ اور تراویح کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کو سب سے بہتر عبادت قرار دیا۔

۳:-رمضان کی ہر رات ایک منادی اعلان کرتا ہے:"یا باغی الخیر! اقبل ویا باغی الشر! اقصر۔" (مشکوٰۃ)۔۔۔۔۔۔"اے خیر کے طالب! آگے بڑھ، اور اے شر کے طالب! رُک جا۔" یعنی خیر کے متلاشی اللہ تعالیٰ کی رضا والے کاموں میں مشغول ہو اور اس کی نافرمانی اور گناہوں سے باز آجا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا اثر اور ظہور ہر آدمی اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے کہ رمضان میں اہلِ ایمان کا عموماً رجحان اور میلان نیکیوں اور عبادات کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے۔

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

منبر کے قریب ہو جاؤ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منبر سے قریب ہو گئے۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: آمین۔ جب دوسرے پر قدم مبارک رکھا تو پھر فرمایا: آمین۔ جب تیسرے پر قدم مبارک رکھا تو پھر فرمایا: آمین۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اُترے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: (یا رسول اللہ!) ہم نے آج آپ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سُنی جو پہلے کبھی نہیں سُنی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت جبرائیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) اُنہوں نے کہا: ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان المبارک کا مبارک مہینہ پایا، پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی، میں نے کہا: آمین۔ پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہوا اور وہ درود نہ بھیجے، میں نے کہا: آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پائے اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو جائے۔ میں نے کہا: آمین۔ (مستدرک حاکم)

رمضان المبارک ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک انسان کوشش کرے تو ایک رمضان سارے گناہ بخشوانے کے لیے کافی ہے، جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور یہ یقین کر کے رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام وعدے سچے ہیں اور وہ تمام اعمالِ حسنہ کا بہترین بدلہ عطا فرمائے گا تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”من قام رمضان إيمانًا واحتسابًا غفر لهٗ ماتقدم من ذنبهٖ وماتاخر۔“ (المؤطا بروایۃ محمد بن الحسنؒ)

”جوشخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے رمضان میں قیام کرے گا (یعنی تراویح اور نوافل وغیرہ پڑھے گا) اس کے پچھلے اور اگلے سب (صغیرہ) گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔“

ایمان اور احتساب کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام وعدوں پر یقینِ کامل ہو اور ہر عمل پر ثواب کی نیت اور اخلاص وللّٰہیت اور رضائے الٰہی کا حصول پیشِ نظر ہو۔

۴:- دین کے جتنے ارکان ہیں وہ طاقت پیدا کرتے ہیں، یعنی ایک عبادت دوسری عبادت کے لیے معاون ومددگار اور تقویت کا باعث بنتی ہے۔اسی طرح سے رمضان کا روزہ سال کے پورے گیارہ مہینے کی عبادت کے لیے طاقت پیدا کرتا ہے۔روزہ کی وجہ سے دوسری عبادات کی ادائیگی کا ذوق وشوق پیدا ہوتا ہے اور توانائی ملتی ہے۔اگر فرض روزہ کے تمام تقاضوں کا لحاظ رکھا گیا تو اس کا اثر پورے گیارہ مہینوں پر پڑے گا اور روزہ دار کی زندگی میں ایک نمایاں تبدیلی ہوگی۔

۵:- روزہ جن چیزوں سے معمور کیا گیا ہے، اس کا لحاظ رکھا جائے۔روزہ کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا جائے، یعنی روزہ کے ساتھ ساتھ تراویح، اشراق، چاشت، اوابین، صلاۃ الحاجۃ، صلاۃ التسبیح، تلاوتِ قرآن، اللہ تعالیٰ کا ذکر، صدقہ، خیرات، عشرہ اخیرہ کے اعتکاف کی کوشش، شبِ قدر کی تلاش اور دعاؤں کی کثرت کا معمول بنایا جائے اور جتنا ہوسکے ان پر عمل کیا جائے۔

اس ماہ کی عظمتوں، برکتوں اور خصوصیتوں کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی حرمت کا پورا لحاظ رکھے کہ رمضان اللہ تعالیٰ کا شاہی مہمان ہے، جو ہمارے پاس بوجھ بن کر نہیں، رحمت کی موج بن کر آتا ہے، اس لیے اس کے منافی کوئی کام نہ کریں۔

علماء نے لکھا ہے کہ: ”ایک یہودی نے اپنے بیٹے کو رمضان کے دن میں کھاتے دیکھا تو اُسے مارا کہ تو نے اس کی حرمت کو باقی نہ رکھا، کہتے ہیں کہ پھر اسی ہفتہ اس کا انتقال ہوگیا تو شہر کے کسی عالم نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے، تعجب سے پوچھا: ”میاں! تم یہاں کیسے؟“ تو اس نے کہا: ”جب میری موت کا وقت آیا تو حرمتِ رمضان کی وجہ سے مجھے کلمہ پڑھا کر مشرف باسلام کردیا گیا، اور الحمدللہ! میرا خاتمہ ایمان پر ہوا۔“ (نزہۃ المجالس، مترجم)

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہماری تمام عبادات کو قبول فرمائے اور آخرت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے طفیل جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آمین

وصلّى اللّٰه تعالیٰ علیٰ خیر خلقهٖ سیدنا محمد وعلیٰ آلهٖ وصحبهٖ اجمعین.

رمضان المبارک میں صحابہؓ کا ذوق وشوق

جناب ڈاکٹر عبدالحمید اطہر

ماہِ رمضان گزارنے والوں کو تین زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے: ایک وہ جس کے لیے اس مہینے اور سال کے دوسرے مہینوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا۔ یہ ناکام ونامراد شخص ہے۔ دوسرا وہ جو عابد ہے، صرف عبادت کرتا ہے۔ اس کو رمضان کا ثواب تو ملتا ہے، لیکن رمضان کا مہینہ گزرتے ہی اس کا جوش وخروش ختم ہو جاتا ہے اور وہ اپنی پہلے والی زندگی کی طرف لوٹ آتا ہے۔ تیسرا وہ جو حضورِ قلب کے ساتھ عبادت کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ وہ اس مہینے کو غنیمت جان کر اس دوران زیادہ سے زیادہ اللہ کا تقرب حاصل کرتا ہے، اور اس کی پچھلی اور بعد والی زندگی میں نمایاں فرق پیدا ہوتا ہے۔ تیسری قسم کے یہی لوگ اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی صحابہ کرامؓ تھے۔ رمضان کے دوران انھی بزرگ ہستیوں کے معمولات کو اختصار کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

صحابہ کرامؓ کا یہ معمول تھا کہ اس مہینے کی آمد سے پہلے ہی اپنے معمولات کو ترتیب دینے کے لیے اپنے اوقاتِ کار مرتب کرتے تھے اور اپنا وقت ضائع ہونے نہیں دیتے تھے۔

غیر ضروری کاموں سے اجتناب:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''جب تم روزہ رکھو تو جتنا ہو سکے لایعنی باتوں سے محفوظ رہو''۔ اس روایت کے راوی طلیق جب روزے سے ہوتے تو اپنے گھر سے صرف نماز کے لیے نکلتے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ: ۸۹۷۰)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جب تم روزہ رکھو تو تمھارے کان، تمھاری آنکھیں اور تمھاری زبان جھوٹ اور گناہوں سے روزہ رکھیں۔ خادم کو تکلیف دینے سے باز رہو، اور تمھارے روزے کے دن تم پر وقار اور سکینت ہو۔ تم اپنے روزے اور اپنے افطار کے دن کو یکساں مت بناؤ''۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ: ۸۹۷۳)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''روزہ صرف کھانے پینے سے نہیں ہے، بلکہ روزہ جھوٹ، باطل اور لغو

قسم کھانے سے بھی ہے‘‘ (مصنف ابن ابی شیبۃ: ۹۸۷۵)۔ اسی طرح کی بات حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (ایضاً: ۸۹۷۷)

دن کے اوقات میں بھی مسجدیں آباد:

ابن ابی شیبہ نے ابوالمتوکل سے روایت کیا ہے کہ: ’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھی جب روزہ رکھتے تو مسجد میں بیٹھتے‘‘ (النہایۃ فی غریب الحدیث: دیکھا جائے، مادہ: ذرب)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد ماہِ رمضان میں اعتکاف کیا کرتی تھی، خصوصاً آخری عشرے میں۔

فقرا اور مہمانوں کی دعوت:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اصحابِ صفہ کو کھانا پیش کرتے تھے۔ یہ مسلمانوں میں سے معاشی لحاظ سے کمزور لوگ تھے جو مسجد نبوی میں بسیرا کرتے تھے۔ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ’’جب رمضان آیا تو ہم صفہ میں تھے۔ ہم نے روزہ رکھا، جب ہم افطار کرتے تو ہم میں سے ایک شخص کے پاس ایک آدمی آتا اور اپنے ساتھ لے جا کر رات کا کھانا کھلاتا‘‘۔ (حلیۃ الاولیاء ۲۲/۳، دلائل النبوۃ للبیہقی ۱۲۹/۶، تاریخ دمشق: ۱۶/ ۴۵۷)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، وفود اور مہمانوں کے لیے کھانا پکایا کرتے تھے۔ علقمہ بن سفیان بن عبداللہ ثقفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

’’ہم وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات کے لیے آئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مغیرہ بن شعبہ کے گھر کے پاس دو خیمے لگوائے تھے۔ بلال ہمارے پاس افطار لے کر آتے تو ہم پوچھتے: ’’بلال، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے افطار کیا؟‘‘ وہ کہتے: ’’ہاں، میں تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاں افطار کرنے کے بعد ہی آیا ہوں اور ہم بھی کھاتے، اور بلال ہمارے پاس سحری بھی لے کر آتے تھے‘‘۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ۶۴۰۰)

عبداللہ بن رباح روایت کرتے ہیں: ’’چند وفود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ یہ رمضان کا مہینہ تھا۔ ہم میں سے بعض لوگ تھوڑا کھانا بناتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کثرت سے ہمیں اپنے کجاوے میں بلاتے تھے۔ پھر میری ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کے وقت ہوئی۔ میں نے کہا: آج رات میرے پاس دعوت ہے۔ انھوں نے کہا: آپ مجھ پر سبقت لے گئے۔ میں نے کہا: جی ہاں، پھر میں نے لوگوں کو دعوت دی‘‘۔ (مسلم: ۱۴۰۵/۳، حدیث: ۱۷۸۰)

سحری اور افطاری میں مدعو کرنا:

طاؤسؒ سے یہ روایت نقل ہے کہ: ”میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: ”عمر رضی اللہ عنہ نے سحری میں مجھے اپنے پاس کھانے کے لیے بلایا، تو اسی دوران لوگوں کا شور وغل سن کر دریافت کیا: یہ کیا ہو رہا ہے؟ میں نے کہا: لوگ مسجد سے نکل رہے ہیں“ (مختصر قیام اللیل، ۹۷)۔ دراصل لوگ اجتماعی سحری کے بعد نکل رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ کبھی آپ کے شاگرد سحری کھایا کرتے تھے، چاہے تھوڑا یا بہت کچھ بھی پاس ہوتا، اور وہ سحری تاخیر سے کیا کرتے تھے۔ ابن ابی شیبہ نے عامر بن مطر سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا: ”میں عبداللہ کے پاس ان کے گھر آیا، تو انھوں نے اپنی سحری میں سے بچا ہوا کھانا نکالا، تو ہم نے آپ کے ساتھ سحری کھائی۔ نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو ہم نکلے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی“۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ: ۹۰۲۴)

صِلہ بن زُفر کہتے ہیں: ”میں نے حذیفہ کے ساتھ سحری کھائی، پھر ہم مسجد چلے گئے، دو رکعت فجر کی سنت پڑھی، پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو ہم نے نماز پڑھی“۔ (نسائی: ۲۱۵۴، ۲۱۵۳)

ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی سے روایت ہے کہ ”ہم رمضان میں ابن عباسؓ کے ساتھ افطار کیا کرتے تھے۔ جب شام ہوتی تو اپنے ایک ربیب کو گھر کی چھت پر چڑھنے کا کہتے۔ جب سورج غروب ہوتا تو وہ اذان دیتا۔ آپ بھی کھاتے اور ہم کو بھی کھلاتے۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہوتے تو نماز کے لیے اقامت کہی جاتی، تو ہم بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے“۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ: ۹۰۳۶)

ابن الاثیر نے عثمان بن مغیرہ سے روایت کی ہے: جب رمضان کا مہینہ آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ رات کا کھانا ایک دن حسنؓ کے پاس، ایک دن حسینؓ کے پاس اور ایک دن عبداللہ بن جعفرؓ کے پاس کرنے لگے (اسد الغابہ ۶۱۵/۳)۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ خاندان کا بڑا اپنے گھر والوں کا اکرام کرے، اپنی محبت کا اظہار کرے اور ان سے ملاقات کو جائے۔

قرآن کے مہینہ میں تلاوت کی کثرت:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رمضان میں قرآن کی تلاوت کثرت سے کرتے، بلکہ بعض صحابہؓ تو اس کے لیے فارغ ہی ہو رہتے، اور اسی کو اپنا مشغلہ بنا دیتے۔

مروزی نے قاسم سے روایت کیا ہے: ”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پورا قرآن ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک ختم کرتے تھے، اور رمضان میں ہر تین دن میں ایک ختم کرتے، اور دن میں بہت ہی کم قرآن ختم کرنے پر مدد

لیتے تھے‘‘۔(مختصر قیام اللیل، والسنن الکبری للبیہقی ۲/۳۹۶، المعجم الکبیر: ۸۷۰۶، ص ۱۴۲/ ۹، حلیۃ الاولیاء: ۷/ ۱۶۶)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ معمول تھا کہ وہ رمضان میں دن کے شروع حصے میں قرآن کی تلاوت کیا کرتی تھیں، جب سورج طلوع ہوتا تو سو جاتیں۔(لطائف المعارف، ص ۱۷۱)

رمضان میں تلاوت قرآن کے سلسلے میں سلف کے طریقے کی مناسبت سے ایک اقتباس پیش ہے:

’’ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے رمضان میں تلاوتِ قرآن سے سلف کے شدید تعلق کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے: بعض سلف رمضان کے قیام اللیل میں ہر تین رات میں ایک ختم کرتے تھے، اور بعض سات راتوں میں ایک۔ ان میں سے قتادہ بھی ہیں، اور بعض دس راتوں میں ایک، جن میں سے ابو رجاء عُطاردی ہیں‘‘۔

سلف رمضان کے مہینے میں نماز میں اور نماز کے علاوہ بھی قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ نخعی اہتمام کے ساتھ مہینے میں تین راتوں میں ایک بار ختم کرتے تھے۔ قتادہ ہمیشہ سات دنوں میں ایک بار ختم کرتے تھے، اور رمضان کی ہر تین راتوں میں ایک بار تلاوتِ قرآن ختم کرتے۔ قتادہ رمضان میں کثرت سے قرآن پڑھتے تھے۔ زہری کا یہ معمول تھا کہ جب رمضان آتا تو کہتے: یہ تلاوتِ قرآن اور کھانا کھلانے کا مہینہ ہے۔

ابن الحکم کہتے ہیں: جب رمضان آتا تو مالک بن انس ذخیرۂ حدیث پر غور وفکر اور اہل علم کے ساتھ بیٹھنے کے بجائے پوری طرح قرآن کریم کی تلاوت کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

سفیان کہتے ہیں: زید یامی کا یہ معمول تھا کہ جب رمضان آتا تو مصاحف کو لاتے اور اپنے ساتھیوں کو اپنے پاس جمع کرتے۔ تین سے کم دنوں میں تلاوتِ قرآن مکمل کرنے سے جو منع کیا گیا ہے، اس کا تعلق پابندی سے ہے، البتہ افضل اوقات میں، مثلاً رمضان کے مہینے میں اور خصوصاً ان راتوں میں جن میں شبِ قدر کی تلاش کی جاتی ہے، یا افضل مقامات پر، مثال کے طور پر مکہ مکرمہ تو ان اوقات اور جگہوں کو غنیمت جانتے ہوئے زیادہ قرآن کی تلاوت مستحب ہے۔ یہ احمد، اسحاق وغیرہ ائمہ کا قول ہے۔ (لطائف المعارف، ص ۱۷۱-۱۷۲)

صحابہ کرام کے رات کے معمولات:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عام دنوں میں تہجد کی پابندی کیا کرتے تھے اور رات کا ایک حصہ اللہ کی عبادت میں گزارتے تھے، البتہ رمضان میں تقریباً پوری رات عبادت میں صرف کرتے تھے، اپنے قیام میں طویل تلاوت کیا کرتے تھے۔ ایک تہائی، نصف یا رات کا اکثر حصہ تلاوتِ قرآن، نماز، اور ذکر و اذکار و استغفار میں لگاتے تھے۔

عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ: میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: ’’ہم

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

رمضان میں قیام اللیل سے واپس ہوتے تو خادموں کو کھانا لانے میں جلدی کا کہتے کہ کہیں طلوعِ فجر نہ ہو جائے''۔ (موطا امام مالک: ۱/۱۱۶)

روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی رات کو چار حصوں میں تقسیم کرتے تھے۔ عام طور پر آدھی رات نماز میں جاگتے تھے، اور ہر چار رکعت کے درمیان وضو کی مقدار تک آرام کرتے۔ مروزی نے حسن بصریؒ سے روایت کیا ہے: ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کو رمضان میں لوگوں کی امامت کا حکم دیا تو انھوں نے امامت کی۔ وہ ایک چوتھائی رات سوتے اور دو چوتھائی رات نماز پڑھتے، اور ایک تہائی رات باقی رہنے پر اپنی سحری اور ضرورتوں کے لیے واپس چلے جاتے''۔ (مختصر قیام اللیل للمروزی، ص ۹۶)

حسن بصریؒ کہتے ہیں: ''لوگ حضرت عمر بن خطابؓ اور حضرت عثمان بن عفانؓ کے زمانے میں رمضان میں عشاء کی نماز رات کے ابتدائی ایک چوتھائی حصے میں پڑھتے، دوسرے ایک تہائی میں قیام کرتے، پھر ایک چوتھائی میں سوتے، اور اس کے بعد پھر نماز پڑھتے''۔ (مختصر قیام اللیل للمروزی، ص ۹۷)

بیہقی وغیرہ نے سائب بن یزید سے روایت کیا ہے: ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں صحابہ رمضان کے مہینے میں بیس رکعت نماز پڑھتے تھے، اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں طویل قیام کی وجہ سے اپنے عصا پر ٹیک لگاتے تھے''۔ (السنن الکبری للبیہقی)

عبدالرحمٰن بن عراک بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ''میں نے رمضان میں لوگوں کو پایا کہ وہ طویل قیام کی وجہ سے اپنے لیے رسیاں باندھتے تھے، تاکہ اس سے سہارا لیں''۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷۷۶۰، ص ۵/۲۲۲)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ قراءت طویل کرتے تھے اور بیس رکعت پڑھتے تھے۔ مروزی نے زید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے: ''عبداللہ بن مسعودؓ ہم کو رمضان کے مہینے میں نماز پڑھاتے ہوئے اس وقت واپس جاتے، جب کہ ابھی رات باقی رہتی''۔ اعمش کہتے ہیں: ''وہ ۲۰ رکعت پڑھتے تھے اور تین رکعت وتر''۔ عطا کہتے ہیں: ''میں نے ان (صحابہ) کو رمضان میں ۲۰ رکعت اور تین رکعت وتر پڑھتے ہوئے پایا''۔ (مختصر قیام اللیل ص ۹۵)

آخری عشرے کے معمولات:

آخری عشرے میں عبادت میں صحابہ کرامؓ کی جدوجہد بے انتہا بڑھ جاتی تھی۔ خود بھی عبادت میں مصروف ہوتے اور اپنے گھر والوں کو بھی رات کو جگاتے۔ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ آخری عشرے میں اپنے گھر والوں کو جگایا کرتے

تھے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

مجاہد سے ہے: ''عمر آخری عشرے میں اپنے گھر والوں کو جگاتے تھے''۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ: ۹۶۳۸، ص ۴/۲۷۴)

ترمذی نے عیینہ بن عبدالرحمن سے روایت کیا ہے کہ، مجھے میرے والد نے بتایا: ابوبکرہ کے پاس شبِ قدر کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں اس کو آخری عشرے میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے کی وجہ سے تلاش کروں گا، کیوں کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اس کو باقی نو دنوں میں، یا سات دنوں میں، یا پانچ دنوں میں یا تین آخری راتوں میں تلاش کرو''۔ ابوبکرہ ۲۰ ر رمضان تک تو سال کے دوسرے دنوں کی طرح نماز پڑھتے، لیکن جب آخری عشرہ آتا تو جد وجہد کرتے''۔ (ترمذی، ۷۹۴، ص ۲/۱۵۱، مصنف ابن ابی شیبۃ، ۹۶۴۰، ص ۲۷۴/ ۶۔ ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔)

ابوعثمانؒ سے روایت ہے:

''میں ابوہریرہؓ کے پاس سات دن مہمان رہا۔ وہ، بیوی اور ان کا خادم رات کو ایک ایک تہائی باری باری جاگتے تھے۔ ایک نماز پڑھتا پھر دوسرے کو جگا دیتا''۔ (بخاری: ۵۱۲۵)

سحری میں صحابہ کرامؓ کا معمول تھا کہ تاخیر سے کرتے۔ روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سحری ختم کرنے اور فجر کی اذان میں ۵۰ سے ۶۰ آیتوں کا فصل رہتا۔ اگر کھانے کو کچھ نہ ہوتا تو گھونٹ پانی ضرور پیتے، کیوں کہ سحری اس امت کی خصوصیت ہے۔

افطار میں صحابہؓ کا معمول یہ تھا کہ مغرب کی اذان ہوتے ہی کھجور کھا لیتے، کھجور نہ ملتی تو پانی سے افطار کرتے، یا جو بھی میسر آتا اس سے پہلی فرصت میں افطار کرتے، اور افطار کے وقت مسنون دعاؤں کا اہتمام کرتے۔

اس مبارک مہینے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سخاوت عروج پر ہوتی۔ عام معمول یہ ہوتا کہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیا کرتے تھے۔ خود بھوکے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کی اس صفت کی تعریف قرآن مجید میں کی ہے، خصوصاً جب عید کا دن ہوتا تو صدقہ فطر کے علاوہ بھی فقرا میں اپنا مال تقسیم کرتے تاکہ کوئی بھی اس دن کی خوشی سے محروم نہ رہے۔

☆......☆......☆

اکابر دیوبند کی قرآن مجید سے تعلق کی ایک جھلک

حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کی سوانح عمری ''تذکرۃ الرشید'' کے مصنف حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے رمضان کے معمولات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''رِیاضت ومجاہدہ کی یہ حالت تھی کہ دیکھنے والوں کو رحم آتا اور لوگ ترس کھایا کرتے تھے۔ چناں چہ اس پیرانہ سالی میں جب آپ ستر سال کی عمر سے متجاوز ہو لیے تھے، کثرتِ عبادت کا یہ عالم تھا کہ دن بھر کا روزہ اور بعد مغرب چھ کی جگہ بیس رکعت صلوٰۃ الاوّابین پڑھا کرتے تھے، جس میں تخمیناً دو پارے سے کم کی تلاوت نہ ہوتی تھی۔ پھر اسی کے ساتھ رکوع وسجدہ اتنا طویل کہ دیکھنے والے کو سہو کا گمان ہو۔ نماز سے فارغ ہو کر مکان پر جاتے اور کھانا کھانے کے لیے مکان پر ٹھہرنے کی مدت میں کئی پارے کلام مجید ختم کرتے تھے۔ پھر تھوڑی دیر بعد نماز عشاء اور صلوٰۃِ تراویح میں تلاوت فرماتے جس میں گھنٹے سوا گھنٹے سے کم خرچ نہ ہوتا تھا۔ تراویح سے فارغ ہو کر ساڑھے دس گیارہ بجے آرام فرماتے اور دو اڑھائی بجے ضرور ہی اٹھ کھڑے ہوتے تھے، بلکہ بعض دفعہ خدام نے ایک ہی بجے آپ کو وضو کرتے پایا۔ اس وقت اٹھ کر دو اڑھائی تین گھنٹے تک تہجد میں مشغولیت رہتی تھی، بعض مرتبہ سحر کھانے کے لیے کسی خادم کو پانچ بجے جانے کا اتفاق ہوا اور آپ کو نماز ہی میں مشغول پایا۔

صلوٰۃِ فجر کے بعد آٹھ ساڑھے آٹھ بجے تک وظائف، اوراد، اور مراقبہ میں مصروفیت رہتی، پھر اشراق پڑھتے اور چند ساعت استراحت فرماتے۔ اتنے میں ڈاک آجاتی تو خطوط کے جوابات اور فتاویٰ لکھواتے اور چاشت کی نماز سے فارغ ہو کر قیلولہ فرماتے تھے۔ ظہر کے بعد حجرہ شریف بند ہو جاتا اور تا عصر کلام اللہ کی تلاوت میں مشغول رہتے تھے۔ باوجود یہ کہ اس رمضان میں جس کا یہ مجاہدہ لکھا گیا ہے پیرانہ سالی اور نقاہت کے ساتھ وجع الورک کی تکلیف شدید کا یہ عالم تھا کہ استنجا گاہ سے حجرہ تشریف لانے میں، حالاں کہ پندرہ سولہ قدم کا فاصلہ ہے، مگر راہ میں بیٹھنے کی نوبت آتی تھی۔ اس حالت میں فرائض تو فرائض، نوافل بھی کبھی بیٹھ کر نہیں پڑھے، اور پھر ان میں گھنٹوں کھڑا رہنا۔ بارہا خدام نے عرض کیا کہ آج تراویح بیٹھ کر ادا فرماویں تو مناسب ہے، مگر جب بھی آپ کا جواب تھا تو یہی تھا 'نہیں جی! یہ کم ہمتی کی بات ہے!' اللہ رے ہمت! آخر ''أَفَلَا أَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا '' کے قائل کی نیابت سہل نہ تھی جو اس ہمت کے بغیر حاصل ہو جاتی۔ یوں تو ماہ رمضان میں آپ کی ہر عبادت میں بڑھوتری ہوتی تھی مگر تلاوتِ کلام اللہ کا شغل خصوصیت کے ساتھ اس درجہ بڑھتا تھا کہ مکان تک آنے جانے میں کوئی بات نہ فرماتے تھے۔ نماز وں

میں اور نمازوں کے بعد تخمیناً نصف ختم قرآن مجید آپ کا یومیہ معمول قرار پاتا تھا۔جس شب کی صبح کو پہلا روزہ ہوتا تھا، آپ حضارِ جلسہ سے فرمادیا کرتے تھے کہ آج سے کچہری برخواست......! رمضان کو بھی آدمی ضائع کرے تو افسوس کی بات ہے۔اس مجاہدہ پر غذا کی یہ حالت تھی کہ کامل رمضان بھر کی خوراک پانچ سیر اناج تک پہنچنی دشوار تھی۔"

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ اپنے والد حضرت مولانا محمد یحییٰ کاندھلویؒ کے حالات میں لکھتے ہیں:

"میرٹھ کے اس سفر کے متعلق والد صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ میرٹھ کے لوگوں سے معلوم ہوا کہ جب لوگوں میں یہ تذکرہ ہوا کہ ایک شخص سہارنپور سے تین دن میں قرآن شریف سنانے کے لیے آرہا ہے، تو تیس چالیس حافظ محض اِمتحان کے لیے میرے پیچھے تراویح پڑھنے کے لیے آتے تھے، والد صاحب کو رمضان المبارک میں میری طرح سے بخار نہیں آتا تھا، دوستوں کے اصرار پر ایک دو دن کے لیے ان کے یہاں جا کر دو شب یا زیادہ سے زیادہ تین شب میں تراویح میں ایک قرآن پڑھ کر واپس آجاتے تھے۔مساجد میں عموماً تین تین شب میں ہوتا تھا، غیر مساجد میں ایک یا دو شب میں بھی ہوجاتا تھا۔ایک مرتبہ شاہ زاہد حسین صاحب مرحوم کے اصرار پر دو شب کے اندر قصبہ بہٹ میں ان کے مردانہ مکان میں قرآنِ پاک سنا کر آئے تھے، مسجد نواب والی قصاب پورہ دہلی میں ایک دفعہ قرآن سنانا مجھے یاد ہے، عزیز مولوی نصیر الدین سلّمہٗ حکیم اِسحٰق صاحب مرحوم کی مسجد میں ایک مرتبہ قرآن پاک سنا رہے تھے، میرے والد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کسی سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے، حکیم اِسحٰق صاحب کی بیٹھک میں استراحت فرما رہے تھے، نصیر الدین کا چودھواں پارہ تھا، سامع بار بار لقمہ دے رہا تھا، وہ باوضو تھے، مسجد میں تشریف لے گئے، اور نصیر الدین کے سلام پھیرنے کے بعد مصلے پر سے ہٹا کر سولہ رکعات میں سولہ پارے ختم کر دیئے۔مصلیوں کو تو گراں ضرور ہوئی، مگر لوگوں کو جلد قرآنِ پاک ختم ہونے کی خوشی مشقت پر غالب ہوا کرتی ہے۔بارہویں رات کو قرآنِ پاک ختم کر کے سب تھکان بھول گئے۔بعض اعزہ کے اصرار پر کاندھلہ میں بھی امی بی رحمہا اللہ کے مکان پر اخیر زمانہ میں ایک مرتبہ قرآن سنانے کا حال تو مجھے بھی معلوم ہے، اور وہ اپنی جوانی کا وہ قصہ سنایا کرتے کہ ساری رات نوافل میں قرآن سنانے میں گذرتی تھی اور چوں کہ ہمارے یہاں نوافل میں چار سے زیادہ مقتدیوں کی اجازت نہیں ہوتی تھی، اس لیے مستورات تو بدلتی رہتی تھیں اور میرے والد مسلسل پڑھتے رہتے تھے۔میرے چچا جان مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے بھی کئی رمضان امی بی کی وجہ سے کاندھلہ گذارے، تراویح تقریباً ساری رات میں پوری ہوتی تھی، مسجد میں فرض پڑھنے کے بعد مکان تشریف لے جاتے تھے اور سحر تک تراویح میں چودہ پندرہ پارے پڑھتے تھے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ فضائل رمضان میں مزید کچھ اکابر کے معمولاتِ

رمضان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’کتنے اللہ کے بندے ہیں کہ جن کے لیے انہی اوقات میں سب چیزوں کی گنجائش نکل آتی ہے میں نے اپنے آقا حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری نور اللہ مرقدہٗ کو متعدد رمضانوں میں دیکھا ہے کہ باوجود ضعف اور پیرانہ سالی کے مغرب کے بعد نوافل میں سوا پارہ پڑھنا یا سنانا اور اس کے بعد آدھ گھنٹہ کھانا وغیرہ ضروریات کے بعد ہندوستان کے قیام میں تقریباً دو سوا دو گھنٹے تراویح میں خرچ ہوتے تھے اور مدینہ پاک کے قیام میں تقریباً تین گھنٹے میں عشاء اور تراویح سے فراغت ہوتی اس کے بعد آپ حسب اختلاف موسم دو تین گھنٹے آرام فرمانے کے بعد تہجد میں تلاوت فرماتے اور صبح سے نصف گھنٹہ قبل سحر تناول فرماتے۔اس کے بعد صبح کی نماز تک کبھی حفظ تلاوت فرماتے اور کبھی اوراد اور وظائف میں مشغول رہتے ،اسفار یعنی چاندنی میں صبح کی نماز پڑھ کر اشراق تک مراقبہ میں رہتے اور اشراق کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ آرام فرماتے ،اس کے بعد تقریباً بارہ بجے تک اور گرمیوں میں ایک بجے تک بذل المجہود تحریر فرماتے اور ڈاک وغیرہ ملاحظہ فرما کر جواب لکھواتے۔اس کے بعد ظہر کی نماز تک آرام فرماتے اور ظہر سے عصر تک تلاوت فرماتے عصر سے مغرب تک تسبیح میں مشغول رہتے اور حاضرین سے بات چیت بھی فرماتے ،بذل المجہود ختم ہو جانے کے بعد صبح کا کچھ حصہ تلاوت اور کچھ کتب بینی میں بذل المجہود اور وفاء الوفاء زیادہ تر اس وقت زیر نظر رہتی تھی۔یہ اس پر تھا کہ رمضان المبارک میں معمولات میں کوئی خاص تغیر نہ تھا کہ نوافل کا یہ معمول دائمی تھا اور نوافل مذکورہ تمام سال بھی اہتمام رہتا تھا البتہ رکعت کے طول میں رمضان المبارک میں اضافہ ہو جاتا تھا ورنہ جن کے اکابر کے یہاں رمضان المبارک کے خاص معمولات مستقل تھے ان کا اتباع تو ہر شخص سے نبھنا بھی مشکل ہے۔

حضرت اقدس مولانا محمود حسن شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ تراویح کے بعد سے صبح کی نماز تک نوافل میں مشغول رہتے تھے اور یکے بعد دیگرے متفرق حفاظ سے کلام مجید ہی سنتے رہتے تھے اور حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری قدس سرہٗ کے تو رمضان المبارک کا مہینہ دن ورات تلاوت کا ہی ہوتا تھا کہ اس میں ڈاک بھی بند اور ملاقات بھی ذرا گوارا نہ تھی ،بعض مخصوص خدام کو اتنی اجازت ہوتی تھی کہ تراویح کے بعد جتنی دیر حضرت سادی چائے کے ایک دو فنجان نوش فرمائیں اتنی دیر حاضر خدمت ہو جایا کریں ،بزرگوں کے یہ معمولات اس لیے نہیں لکھے جاتے کہ سرسری نگاہ سے ان کو پڑھ لیا جائے ،یا کوئی تفریحی فقرہ ان پر کہہ دیا جائے بلکہ اس لیے ہیں کہ اپنی ہمت کے موافق ان کا اتباع کیا جائے اور حتی الوسع پورا کرنے کا اہتمام کیا جائے اس مبارک مہینہ میں دکان کا وقت تھوڑا سا کم کر دیں یا کم از کم دکان پر ہی تجارت کے ساتھ تلاوت بھی کرتے رہیں کہ اس مبارک مہینہ کو کلام الٰہی کے ساتھ بہت ہی خاص مناسبت ہے۔☆

درس نظامی میں ترجمہ وتفسیر پڑھانے کا طریقہ کار

افادات: حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب نو: مفتی محمد عمران حقانی

دار العلوم جمرود ضلع خیبر

علم تفسیر کا مقصد: علم تفسیر کا مقصد اصل میں کوئی ایک چیز یا کسی ایک فن کو سیکھنا نہیں، بلکہ علم تفسیر درحقیقت تب حاصل ہوتی ہے جب کہ آدمی کو متعدد علوم اور اس کے متعدد مبادی پر عبور اور مہارت حاصل ہو، مثلاً قاضی بیضاویؒ اپنی تفسیر بیضاوی میں تقریباً گیارہ علوم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جاتے ہیں، اسلئے علم تفسیر کو پڑھانے کے لئے ان تمام چیزوں کو مستحضر کرنا ضروری ہے اور طالب علم کو ان چیزوں کا خوگر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ بتدریج علوم کے ان تمام مراحل سے گزارا جائے اور اگر یک دم آپ سارے علوم سمجھانا چاہتے ہیں تو یہ انتہائی دشوار ہوگا۔لیکن اگر بتدریج یعنی نچلے درجات سے یہ کام شروع کریں تو آخر کے درجات میں جب پہنچیں گے تو ان سارے علوم کا تفسیر قرآن کی نسبت سے تعارف حاصل ہو چکا ہوگا، (تب ان علوم کے سمجھانے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی)

ابتدائی درجات میں علم تفسیر کی تدریس:

ایک بات: عنوان تبدیل کیجیے:

ہمارے یہاں درجہ ثانیہ میں قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ایک بات تو میں آپ حضرات سے عرض کرونگا کہ اللہ کے لئے آپ یہ عنوان تبدیل کیجیے، اس دفعہ وفاق المدارس کا اجلاس ہوا میں خود تو حاضر نہ ہوسکا لیکن کچھ تجاویز بھیجیں ان میں یہ تجویز بھی بھیجی کہ آپ ابتدائی درجات کے اندر ''تفسیر قرآن کریم'' کا عنوان مت رکھیں، ابتدائی درجات ثانیہ، ثالثہ، رابعہ، خامسہ میں ''ترجمۂ قرآن'' کا عنوان دیں تفسیر کا نہیں یہ بہت بڑی غلطی ہے، بہت بڑے نقصان کا سبب ہے۔وجہ اسکی یہ ہے کہ درجہ ثانیہ میں جو طالب علم پہلی مرتبہ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ رہا ہے ظاہر ہے کہ اسے اس درجے میں مفسر بنانا مقصود نہیں ہے، بے شمار تفسیری نکات، مفسرین کے اقوال، واقعات، شان نزول کی قسمیں اور طرح طرح کے تفسیری مباحث وہ درجہ ثانیہ کے طلباء کے سامنے بیان کرنا جبکہ طالب علم کا حال یہ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

ہے کہ اسے قرآن کریم کی آیت کا لفظی ترجمہ بھی نہیں آتا تو یہ بہت بڑی خطا اور کوتاہی ہے کہ ہم نے اس درجے میں تفسیر کا نام رکھ دیا، خدا کے لئے آپ ان درجات کے اندر اس کا عنوان تبدیل کر دیجیے عنوان یہ ہو کہ: ''لفظی ترجمہ قرآن مع مختصر ضروری تشریحات'' یہ عنوان درجہ ثانیہ کے علاوہ ثالثہ، رابعہ اور خامسہ میں بھی ہو اس لئے کہ ہمارے یہاں درس نظامی وفاق المدارس العربیہ کے نصاب کے مطابق دس دس پارے تین درجات میں ہیں، جن درجات میں دس دس پارے ہیں وہاں ترجمہ ہو، آپ کا اصل مقصد یہاں طالب علم کو لفظی ترجمہ سکھانا ہے اور اگر سارے مباحث اس کو پڑھا دیئے، اور اگر بالفرض ان میں کوئی ذی استعداد طالب علم بھی ہو اور وہ ان باتوں کو یاد بھی رکھ لے لیکن اسے لفظی ترجمہ نہیں آتا تو آپکا مقصود حاصل نہیں ہوگا، اصل یہ ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ اور اسکے ساتھ ساتھ ضروری فوائد اور تشریحات ہو جائیں تو بہت ہے۔

دوسری بات:......دوسری بات یہ ہے کہ ترجمہ قرآن جو آپ درجہ ثانیہ، ثالثہ، (رابعہ اور خامسہ) میں دس دس پارے پڑھا رہے ہیں، اس میں آپ بنیادی ترجمہ اور لفظی وٹکسالی (فصیح، جچا، تلا اور مستند) ترجمہ کا اہتمام کریں، کہ طالب علم کو معلوم ہو کہ لفظ کا لغوی معنی کیا ہے اور آیت وعبارت میں اس کو کس طرح پرویا اور سمویا گیا ہے۔

اللہ تعالی ہمارے اکابر کی قبور کو منور فرمائے، حضرت شاہ عبدالقادرؒ کا جو اردو ترجمہ ہے آج تو اس کے سمجھنے والے بہت کم ہیں، شاہ صاحب کا ''موضح القرآن'' اور وہ ترجمہ جو چھپا ہوا ہے وہ ایسی ٹکسالی دلی کی اردو ہے کہ اس کا سمجھنے والا بہت کم ہیں۔ مثلاً ﴿الطیبات للطیبین﴾ ستھریاں ہیں ستھروں کے واسطے ﴿الخبیثت للخبیثین﴾ گندیاں ہیں گندوں کے واسطے۔ اتنا پیارا، اتنا لذیذ اتنا جامع اور مختصر ترجمہ: چنانچہ ''الطیبات'' کا ستھری سے بہتر ترجمہ کوئی نہیں ہوسکتا؛ لہذا اگر آپ اس کی اردو سمجھ سکتے ہیں تو اس کو دیکھ لیا کریں۔ اس میں لغوی ترجمہ ایسا ٹکسالی ترجمہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس لفظ کا اردو میں اس سے بہتر کوئی ترجمہ نہیں ہوسکتا۔

ترجے کے ذیل میں ایک بات یہ بھی (ذہن میں ر) ہے کہ لغات کے معنی کے ساتھ ساتھ قرآن کریم میں جو صرفی صیغے استعمال ہوئے ہیں ان کا بھی (اس طرح) اہتمام کیجئے کہ آپ طالب علم سے پوچھے کہ (یہ) صیغہ کونسا ہے؟ کس باب سے ہے؟ وزن کیا ہے؟ اشتقاق کیا ہے؟ (اس لیے کہ) ادب، صرف اور نحو کی تمرین کے لئے قرآن کریم سے زیادہ بہتر کتاب اور کوئی نہیں مل سکتی اگر قرآن کریم میں کوئی شخص فن صرف واشتقاق کی، فن نحو اور ادب کی تمرین کرا دے تو اس کو دوسری کتاب پڑنے کی بہت کم حاجت پیش آئی گی۔

ہمارے استاد حضرت مولانا ادریس کاندھلوی صاحب قدس اللہ سرہ نے مقامات حریری کا حاشیہ لکھا ہے، اس حاشیہ کو دیکھے تو جتنے ''مقامات حریری'' کے لغات ہیں، ان سب کے مأخذ اور مبدء اشتقاق قرآن مجید سے لکھے ہیں،

قرآن کریم سے ماٗخذ کا ایسا ذخیرہ جمع کیا ہے کہ یہ لفظ قرآن کریم کے اندر فلاں فلاں جگہ آیا ہے، یہ مادہ ہے، یہ معنی ہے، اور اتنے معانی میں استعمال ہوا ہے، تو ''مقامات حریری'' کے اس حاشیے کے پڑھنے سے ادب بھی آئے گا اور قرآن بھی آئے گا۔ (انشاء اللہ) اس لئے میں کہا کرتا ہوں کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہے کہ اس کے اندر اللہ تعالیٰ نے تمام علوم سمودئے ہیں، اس بنا پر مفسرین نے مفسر کے لئے علم لغت، علم نحو، علم اشتقاق، علم حدیث، علم معانی، بیان اور بلاغت وغیرہ تقریباً پندرہ علوم کی شرائط لکھی ہیں، تب جا کر مفسر بنتا ہے، اس لئے کہ آپ کو قرآن کریم میں یہ سارے علوم نظر آئیں گے (ایسی) عجیب وغریب کتاب ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ ابتدائی درجات میں اس طریقے پر ترجمہ پڑھانے سے لفظی ترجمے کے ساتھ ساتھ نحوی، صرفی قواعد اور علم ادب وغیرہ کے الفاظ ولغات کا استحضار ہو۔

علم تفسیر کی تدریس، انتہائی درجات میں:

اب اگلا درجہ آتا ہے درجہ سادسہ جو باقاعدہ فن تفسیر کا درجہ ہے، ہمارے ہاں درجہ سادسہ میں ''تفسیر جلالین'' اور درجہ سابعہ میں ''تفسیر بیضاوی'' باعتبار تفسیر کے پڑھائی جاتی ہے۔ یہ درجات وہ ہیں کہ ان میں طالب علم ذہنی اعتبار سے بھی مضبوط ہوجاتا ہے، استعداد میں بھی اس کی قوت پیدا ہوجاتی ہے اور مختلف علوم کے مسائل اور قواعد بھی مستحضر ہوجاتے ہیں؛ اب یہاں طالب علم کے لئے قرآن کی تفسیر، تفسیر ہونے کی حیثیت سے پڑھنے کے اندر سہولت ہوتی ہے، لہٰذا اب ان سارے علوم کی روشنی میں تفسیر پڑھایا جائے گا۔

تفسیر جلالین پڑھانے کا طریقہ:

تفسیر جلالین پڑھانے کے لئے (تین باتیں) ضروری ہے۔

پہلی بات: آپ آیت کے ساتھ ان مقدرات کا ربط بیان کریں جو مفسر نے نکالے ہیں، کہ اس مقدر عبارت کی اس آیت کے ساتھ کیا مناسبت ہے؟ کیا ربط ہے؟ (نیز یہ بتائیں کہ) اس مقدر نکالنے کے بغیر اس آیت کا مطلب سمجھ میں نہیں آئے گا۔ اس مقدر کا، عبارت کے ساتھ گہرا تعلق اور بغیر اس مقدر کے نکالنے کے قرآن کریم کی آیت کا مطلب نہ سمجھنا، طالب علم کو سمجھایا جائے، (تفسیر جلالین کے صرف عربی عبارات کا) خالی ترجمہ کردینا کافی نہیں، اس لئے کہ مصنف بعض اوقات تقدیری عبارت سے کسی (وارد ہونے والے) اشکال کا جواب دیتا ہے، بعض اوقات کسی نحوی ترکیب کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

دوسری بات: جو پہلے سے بھی زیادہ اہم ہے وہ یہ ہے کہ جلالین میں آپ آیات کی ترکیب کا اہتمام کریں

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

اورقرآن کریم کی آیات کے جومقدرات نکالے ہیں ان کی بھی ترکیب کریں اورنفس آیات کا ترجمہ کرنے کے ساتھ ساتھ ترکیب نحوی بھی کریں۔جلالین میں ترکیب کا رواج ہمارے مدارس میں تقریباً معدوم ہے میں الحمدللہ بہت عرصہ تقریباً اٹھارہ سال جلالین پڑھاتا رہا،اس کا ہمیشہ اہتمام کرتا تھا کہ قرآن کریم کی آیات کی ترکیب اور جومقدرات وہاں پر ہیں ان کی ترکیب اور تقدیر کی ضرورت ،مناسبت بیان کرنے کا اہتمام کئے بغیر میں بالکل نہیں چلتا تھا۔چنانچہ اس کا طلبہ کو بہت فائدہ بھی ہوتا تھا۔

تیسری بات :یہ ہے کہ جلالین کا حاشیہ ہے،اس میں رطب ویابس بہت ہے،ان میں بعض چیزیں سقیم ہیں ،اورجمہور کے مسلک کے خلاف تفردات ہیں،توان حاشیوں کوطلبہ دیکھتے ہیں،جس سے وہ یہ سمجھتا ہے کہ شاید قرآن کی اس آیت سے اس واقعہ کی تائید ہوتی ہے یا یہ واقعہ قرآن کی اس آیت سے ثابت ہے،آپ حواشی میں مذکور رطب ویابس،صحیح وسقیم چیزوں میں تمیز بیان کریں اور طالب علم کی رہنمائی کریں کہ یہ بات یہاں سقیم ہے،یہ بات صحیح ہے ،یہ بات کمزور ہے یہ بات غلط ہے،جیسا کہ ”ھاروت“اور”ماروت“کے واقعہ میں اس قسم کی لمبی چوڑی بحثیں کی گئی ہیں،اسی طرح سورۃ النجم کی تفسیر میں تلك الغرانيق العلىٰ اس قسم کی باتیں حواشی میں موجود ہیں،طلبہ کو بتلانا چاہیے کہ یہاں صحیح یہ ہے،سقیم یہ ہے،نیز آیت کی صحیح توجیہ کرکے بتلائیں کہ اصل توجیہ اور آیت کی صحیح مراد یہ ہے؛لیکن یہ بات آپ تب کرسکتے ہیں کہ جلالین کے ساتھ ساتھ دوسری تفاسیر بھی مدِنظر رہے اورضروری بھی ہے تاکہ یہاں کے اجمال کی تفصیل بھی معلوم ہوجائے اور سقیم کی اصلاح بھی ہوجائے۔

صاوی اور جمل:

تفسیر جلالین کے دوحواشی عام طور پر مشہور ہیں:”صاوی“اور”جمل“۔

”صاوی“ کے بارے میں تو عام طور پر تاثر یہ ہے اور مجھے خود اس کا تجربہ بھی ہے کہ اس کی بہت سی باتیں ضعیف ہوتی ہیں،ساتھ کچھ مبتدع بھی معلوم ہوتا ہے؛اس لئے اس پر زیادہ اعتماد نہیں کرنا چاہیے۔البتہ”جمل“ایسی ہے کہ وہ مقدرات اور ترکیب وغیرہ کے بارے میں معتبر ہے۔لیکن میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ جب جلالین پڑھائیں (تو اگر آپ کو خالی اردو(یا پشتو) کے ترجمہ پر اکتفاء کرنے کی عادت نہ ہو،یا خالی رواروی سے گزرجانے کا مزاج نہ ہو محنت کرنے کا شوق اور جذبہ ہو(اللہ تعالیٰ ہم سب کو عطاء فرمائیں)) تو مطالعہ میں بالالتزام علامہ نسفی کی”تفسیر مدارک“سب سے مقدم رکھیں،نہایت ہی مفید،نہایت ہی جامع اور مختصر ہے۔اس کے بعد دوسری تفسیر جو آپ کو مزید دیگر مباحث کے لئے مفید ثابت ہوگی وہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی کی”تفسیر مظہری“ہے،جو نہایت ہی عمدہ تفسیر ہے،ان کی خوبی یہ ہے کہ بیک وقت وہ مفسر بھی ہیں،محدث بھی ہیں،فقیہ بھی ہیں،قاضی بھی ہیں حنفی بھی ہیں۔اس لئے یہ تفسیر

کے تمام مباحث کو ہر حیثیت سے بیان کرتے ہیں اور قابل اعتماد طریقے سے بیان کرتے ہیں۔کسی آیت کے ذیل میں مسئلے میں فقہی اختلافات یا فقہی دلائل مطلوب ہو، یا مفتیٰ بہ قول کی تلاش ہو، یا حدیث کے اعتبار سے کوئی کلام دیکھنا ہو یا تفسیری نکات تلاش کرنے ہیں، یہ سب چیزیں آپ کو "تفسیر مظہری" میں ملیں گے، نیز آیات کے حل کے لئے بہت سہولت کے ساتھ آسانی کے ساتھ مختصر انداز میں کلام کر دیتے ہیں اس لئے "تفسیر مظہری" نہایت عمدہ تفسیر ہے۔ فن تفسیر پڑھانے والے استاد کو ان دو تفسیروں سے استغناء نہیں ہونا چاہیے۔اور اگر آپ قرآن کریم کو باعتبار فن بلاغت کے سمجھنا چاہیں، تو اس کے لئے علامہ زمخشری کی "تفسیر کشاف" ناگزیر ہے۔

تنبیہ: لیکن تفسیر کشاف" کا مطالعہ کرتے وقت اپنے حواس عشرہ کو درست رکھ کر تفسیر کو سمجھنا ہوگا؛ اسلئے کہ علامہ زمخشری معتزلی ہے، اور وہ اپنی عبارات میں اعتزال کی طرف ایسے لطیف اشارات کر جاتے ہیں کہ آدمی اس سے متاثر ہو جاتا ہے، اور پتہ بھی نہیں چلتا کہ میں معتزلی ہو گیا ہوں، اس لئے اس کا احساس رکھنا ضروری ہے، اللہ تعالیٰ تفسیر کشاف کے اوپر تعلیق کرنے والے کو جزائے خیر دیں، کہ ایک کٹر اہلسنت محقق ہے، وہ تعلیقات میں کشاف کی غلطیوں کی نشاندہی کرتے چلتے ہیں کہ اس جگہ یہ بات زمخشری نے معتزلہ کی حمایت میں لکھی ہے، یہاں معتزلہ کی طرف اس کا جھکاؤ ہے، اس لئے جب کشاف دیکھو تو اس کے ساتھ اس کا حاشیہ ضرور دیکھو۔اور اگر آپ کو یہ مطلوب ہو کہ کسی آیت کے ذیل میں احادیث کا ذخیرہ کیا ہے تو "تفسیر ابن کثیر" اور "تفسیر ابن جریر" نہایت ہی عمدہ اور اعلیٰ ہیں جو آپ کو ایک آیت سے متعلق تمام احادیث کے ذخیرہ کو یکجا میسر کر دے گا، علامہ سیوطی کی "تفسیر درمنثور" بھی یہ کام کرتا ہے لیکن اس میں رطب اور یابس بہت ہے۔نحوی تراکیب کے لئے علامہ آلوسی کی "تفسیر روح المعانی" نہایت مفید ہے، مفسرین کے اقوال کے سلسلے میں "تفسیر قرطبی" بہت نافع ہے اور "تفسیر بحر محیط" میں مفسرین کے اقوال کے علاوہ بہت سے واقعات اور بعض رطب و یابس بھی ہے۔

تفسیر بیضاوی:

اس کے بعد ساتویں درجہ میں تفسیر بیضاوی پڑھائی جاتی ہے، جو بڑی عجیب تفسیر ہے، علامہ بیضاوی نے اس کا نام "اسرار التاویل وانوار التنزیل" رکھا ہے۔علوم عقلیہ علامہ رازی کی تفسیر کبیر سے، بلاغت تفسیر کشاف سے، لغت علامہ راغب اصفہانی سے لئے ہیں گویا یہ بیضاوی کے مآخذ ہیں۔تفسیر بیضاوی کا متن جان لیوا ہے، گیارہ گیارہ فنون سے بیک وقت وہ بحث کرتے ہیں۔اس پر شیخ زادہ کا بڑا ہی عجیب اور سہل حاشیہ ہے۔

☆......☆......☆

اہلِ علم سلف صالحین کے ہاں تصحیح شدہ نسخوں کی اہمیت

مولوی محمد ارشاد

دینِ اسلام میں پہلی کتاب قرآن مجید ہے، جو صرف ایک کتاب ہی نہیں، ایک مکمل، جامع ضابطۂ حیات بھی ہے۔ جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالی نے لیا ہے۔ اللہ تعالی نے جن طریقوں سے قرآن کی حفاظت فرمائی ان میں سے ایک طریقہ ''کتابت'' بھی تھا۔

چناں چہ جبریل امینؑ جب قرآن کریم لے کر نازل ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی صحابیؓ کو بلا کر لکھوا دیتے، اور اس کے لیے ایک جماعت مخصوص تھی، جو لکھنا پڑھنا جانتی تھی۔ یہاں سے اَمالی کا سلسلہ شروع ہوا۔ جیسے جیسے یہ کام آگے بڑھتا گیا ویسے ویسے ضبط اور اعتماد سے احکامِ شرعیہ واحادیث نبویہ کتابوں میں محفوظ ہونے لگے۔ اول روز ہی سے اکابر اسلاف دینی، ملی ذمے داری پوری کرنے کے لیے قرآن وحدیث کو تحریراً وتقریراً محفوظا ور منتقل کرتے رہے۔

جب حافظوں اور اعتماد میں کمزوری آنے لگی تو سلفِ صالحینؒ نے احکامِ شرعیہ اور احادیث مبارکہ کو با قاعدہ کتابی شکل دینا شروع کیا۔ اور اس کے لیے کچھ خاص اصولوں کو لازمی طور پر اختیار کیا۔ ہمارے اسلاف کی اصول پسندی کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ انھوں نے جو کام بھی کیا وہ مضبوط بنیادوں پر مبنی تھا، اور آج تک اس کے اثرات سے ہم مستفید ہو رہے ہیں۔

قرآن وحدیث کو کتابی شکل میں منتقل کرنے کا ایک اہم اور بڑا مقصد یہ بھی تھا کہ سنتِ مطہّرہ اور احکامِ شرعیہ میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔ اور جو کچھ وہ اگلی نسلوں کو منتقل کریں وہ قابلِ اعتماد وقابلِ عمل ہو ان میں سب سے بڑا اصول جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت بھی ہے وہ ''معارضہ'' کا اصول ہے، یعنی جب وہ حضرات امالی سے فارغ ہوتے تو اس کا مقابلہ کرتے اور غلطیاں درست کرتے۔ اس کے شواہد موجود ہیں۔ چناں چہ امام طبرانیؒ اپنی سند سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ:

''عن زيد بن ثابتؓ قال: كنت أكتب الوحي لرسول الله ﷺ وكان إذا نزل عليه الوحي

أخذته بُرحاء شديدةٌ،وعرَق عرقاًمثل الجما ن، ثم سرى عنه فكنت أدخل عليه بقطعة القتب(في رواية: الكتف) أوكسرة فأكتب وهويملي علي،فماأفرغ حتيتكادرِجلي تنكسر من ثقل القرآن حتيأقول: لاأمشيأبدا، فإذافرغتُ قال :اِقرأه ، فأقرأه ، فإن كان فيه سقط أقامه ثم أخرجُ به الى الناس."

(المعجم الكبير ،الحافظ أبي القاسم سليمان بن احمد الطبراني المتوفي سنة ٣٦٠ھ ص:١٢٢، ج:٣،رقم الحديث :٤٨٨٨:الطبعة الأولى ،مطبع :دار إحياء التراث العربى ،بيروت ،لبنان)

حافظ نورالدین علي بن ابوبکر بن سلیمان ھیثمی مصری اس عبارت کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

رواه الطبرانی بإسنادين:رجال أحدهما ثقات.

(مجمع الزوائد،نورالدين علي بن أبوبكربن سليمان الهيثمي المصري المتوفي سنة ٨٠٧ھ،ص:٢٠٤ــ٢٠٥: ج:١ .مطبع:مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه٣.شيش محل روڈنزدداتادربار لاهور)

ترجمہ:حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ:

''میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی لکھا کرتا تھا،اور جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت سخت تکلیف ہوتی تھی،اور موتی کی طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسینہ آتا تھا ،پھر جب یہ کیفیت ختم ہوجاتی ،تو مَیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس (بکری یا اونٹ) کے شانے کی ہڈی لے کر آتا تھا۔میں لکھتا جاتا تھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے لکھواتے جاتے تھے یہاں تک کہ قرآن کریم کے بوجھ سے میری ٹانگ ٹوٹنے لگتی تھی اور میں کہتا تھا کہ اس ٹانگ پر اب کبھی نہیں چل سکوں گا۔جب لکھ کر فارغ ہوجاتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے: پڑھو،میں پڑھتا۔اگر اس میں کچھ رہ جاتا تو اس کو درست فرمادیتے،پھر میں اس کو لوگوں کے سامنے لے جاتے۔''

امام سراج الدین بلقینيؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''وفي المسئلة حديثان مرويان عن النبي ﷺ أحدهما : من طريق عقيل عن ابن شهاب عن سليما ن بن زيد بن ثابت عن أبيه عن جدّه قال :كنت أكتب الوحي عندالنبي ﷺ فإذافرغت ُقال : اقرأه ، فأقرأه ، فإن كان فيه سقط أقامه''.(محاسن الاصطلاح،سراج الدين

البلقيني المتوفي ۸۰۵ھ، ص ۳۱۴، ۳۱۵، الطبعة الأولى، ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء، مطبع: دار ابن حزم، بیروت، لبنان)

قال السيوطيؒ: في تقريب النووي مع شرحه تدريب الراوی. رواه الطبرانی فی "الأوسط" بسند رجاله موثقون. (السيوطي المتوفي ۹۱۱ھ، تقريب النووي مع شرحه تدريب الراوی. ص، ۳۸۵/ج: ۴، الطبعة الأولى: ۱۴۳۷ھ = ۲۰۱۶م)

ترجمہ: حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر وحی لکھا کرتا تھا، جب فارغ ہوجاتا تو فرماتے پڑھو، تو میں پڑھتا۔ اگر اُس میں کچھ رہ جاتا اس کو درست کر دیتے۔

"عن عطاء بن يسارؒ أنّ رجلاً كتب عند النبي ﷺ فقال له النبي ﷺ: كتبت؟ قال: نعم. قال عرضته؟ قال: لا. قال: لم يكتبه وفي نسخة (لم تكتبه) حتى تعرضه فيصح".

(أدب الاملاء والاستملاء، ابو سعد عبدالكريم بن محمد التميمى السمعانیؒ المتوفی ۵۶۲ھ، ص: ۷۷، ۷۸، مطبع: دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان)

ترجمہ:...... عطاء بن یسارؒ فرماتے ہیں کہ: ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر لکھا، تو آپ نے فرمایا: لکھ لیا؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: مقابلہ کر لیا؟ اس نے کہا نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے لکھا نہیں جب تک کہ تم اس کا معارضہ کر لو اور اسے صحیح کر لیا جائے۔

یہ اور اس سے اوپر والی حدیث دونوں بتا رہی ہیں کہ املا کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم معارضہ کراتے تھے۔

خطیب بغدادیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"عن هشام بن عروةؓ عن أبيه أنه كان يقول: كتبت؟ فأقول: نعم، قال: عرضت كتابک؟ قلتُ: لا، قال: لم تكتب".

(الكفاية في علم الرواية. احمد بن علی بن ثابت الخطيب البغدادیؒ المتوفی ۴۶۳ھ، ص: ۲۶۲، الطبعة الأولى، : ۱۴۳۴، مطبع، مئوسسة الرسالة ناشرون، بيروت. لبنان)

ترجمہ: ہشام بن عروہؒ اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ مجھ سے فرماتے تھے تم نے لکھ لیا؟ میں عرض کرتا جی ہاں، تو وہ فرماتے اپنے لکھے ہوئے کا مقابلہ بھی کر لیا؟ میں کہتا نہیں، تو وہ فرماتے تم نے کچھ بھی نہیں لکھا۔

ابو محمد افلح بن بسامؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسلمہ قعنبیؒ، کے پاس ہوتا تو ان سے لکھتا تھا، وہ مجھ سے

وفاق المدارس پاکستان

پوچھتے کہ لکھ لیا؟ میں عرض کرتا جی ہاں، تو فرماتے معارضہ کرلیا؟ میں کہتا نہیں تو فرماتے تم نے کچھ نہیں کیا۔

”محمدبن صخاب بن خزیمة،قال: سمعتُ أبامحمدأفلح بن بسام يقول: كنتُ عندالقعنبي(عبداللّٰه بن مسلمة) فكتبت عنه ،فقال لي : كتبت؟ قلتُ: نعم ،قال:عارضتَ؟قلتُ :لا ،قال:لم تصنع شيئًا“.

(الكفايةفی علم الرواية،احمد بن علی بن ثابت الخطيب البغدادي المتوفی ۴۶۳ھ ،ص: ۲۶۲ ،الطبعةالأولى ،۱۴۳۴ ،مطبع :مئوسسةالرسالة ناشرون ،بيروت ،لبنان)

امام یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے روایت ہے کہ:

”من كتب ولم يعارض،كمن دخل الخلاء ولم يستنج“.

ترجمہ: کہ جس نے لکھا اور اس کا (اصل) سے معارضہ ومقابلہ نہیں کیا وہ اس شخص کی طرح ہے جو بیت الخلا گیا اور استنجا نہیں کیا۔

امام اخفشؒ سے روایت ہے کہ :

”قال :إذانسخ الكتاب ولم يعارض ،ثم نسخ ولم يعارض ،خرجعجميًا“.

(الكفاية فی علم الرواية،أحمد بن علی بن ثابت الخطيب البغداديؒ المتوفي ۴۶۳ھ ،ص ۲۶۲ ،الطبعةالأولى : ۱۴۳۴ ،مطبع: مئوسسةالرسالة ناشرون، بيروت ،لبنان)

ترجمہ:فرماتے ہیں کہ: جب کتاب نقل کی جائے اور اس کا معارضہ نہ کیا جائے پھر وہی کتاب نقل کی جائے اور مقابلہ نہ کیا جائے، تو وہ کتاب عجمی بن جاتی ہے

مذکورہ بالا جزئیات میں غور کرنے سے معلوم ہوا کہ لکھنے کے بعد اس کا مقابلہ ومعارضہ اور تصحیح کرنا سلفِ صالحین کے زمانے سے ضروری سمجھا جاتا تھا۔معارضہ ومقابلہ کے بغیر وہ کسی کتاب کو اہمیت نہیں دیتے تھے، اسی لیے جس نے اصل سے معارضہ ومقابلہ کیا ہوتا اس کا نسخہ صحیح اور معتمد علیہ ہوتا۔

چناں چہ حافظ ابن صلاحؒ فرماتے ہیں کہ:

”فسبيل من أراد العمل أوالاحتجاج بذلك إذاكان ممن يسوغ له العمل بالحديث أوالاحتجاج به لذي مذهب أن يرجع إلى أصل قدقابله هوأوثقةغيرُه بأصول صحيحةمتعدّدةمرويّة بروايات متنوعة؛ليحصل له بذلك مع اشتهارهذه ا لكتب وبُعدهاعن أن يقصدبالتبديل والتحريف .الثقةُبصحّةمااتّفقت عليه تلك الأصول“.

(معرفة أنواع علم الحديث، ابن صلاح أبي عمرو عثمان بن عبد الرحمن الشهرزوریؒ المتوفی ۶۴۳ھ، ص،۹۸، الطبعة ۱۴۲۳=۲۰۰۲، مطبع، دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان،)

ترجمہ: جو شخص حدیث پر عمل یا استدلال کرنا چاہے بشرطے کہ وہ اُن لوگوں میں سے ہو جن کے لیے براہِ راست حدیث پر عمل یا اس حدیث سے استدلال کی گنجائش ہو کسی بھی مذھب کے نزدیک تو اس کا کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ایسے اصل نسخے کی طرف مراجعت کرے جس کا اُس نے یا اور کسی ثقہ نے صحیح اور متعدّد اصل نسخوں سے مقابلہ کیا ہو جو کئی روایات سے مروی ہوں؛ تاکہ اسے ان عبارات پر جن پر وہ اصل نسخے ان کتابوں کی شہرت اور تبدیلی و تحریف کے ارادے سے دور ہونے کے ساتھ ساتھ متفق ہیں۔

اسی طرح تحریر فرماتے ہیں:

" فینبغي أن تصحح أصلک به بجماعة أصولِ وتعتمد علی ما اتفقت علیه".

(معرفة أنواع علم الحديث، ابن صلاح أبي عمرو عثمان بن عبد الرحمن الشهرزوري المتوفی ۶۴۳ھ، ص:۱۰۵، الطبعة، ۱۴۲۳=۲۰۰۲، مطبع، دار الکتب العلمية، بيروت، لبنان)

ترجمہ: "مناسب ہے کہ آپ اپنے اصل نسخہ کی مختلف اصل نسخوں کے ساتھ تصحیح کریں اور آپ کو اعتماد ہو جن پر یہ نسخے متفق ہیں۔"

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ:

" ومن أراد العمل بحديث من كتاب فطريقه أن يأخذ من نسخة معتمدة قابلها هو أو ثقة بأصول صحيحة فإن قابلها بأصلِ محقَّق معتمد أجزأه".

(التقريب للنواوي مع شرحه تدريب الراوی، جلال الدين السيوطي المتوفی ۹۱۱ھ، ص، ۵۶۱-۵۶۳=ج-۲. الطبعة الأولی ۱۴۳۷=۲۰۱۶، مطبع: دار المنهاج للنشر والتوزيع، المدينة المنوّرة - المملكة العربية السعودية)

ترجمہ: "جو شخص خود کسی کتاب کی حدیث پر عمل کرنا چاہتا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ حدیث ایسے معتمد نسخے سے لے جس کا صحیح اصل نسخوں کے ساتھ اس نے خود یا کسی اور با اعتماد نے مقابلہ و معارضہ کیا ہو، اگر اس نے کسی تحقیق شدہ قابلِ اعتماد اصل (نسخہ) سے مقابلہ کرلیا تو وہ بھی کافی ہے۔"

حافظ عراقی ان دونوں عبارتوں میں موازنہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

”قال : مااشترطه المصنف من المقابلة بأصول متعدد قدخالفه فيه الشيخ محى الدين النووىؒ فقال: وإن قابلها بأصل معتمدمحقَّق أجزأه.قلتُ: أی العراقي –وفى كلام ابن صلاح فى موضع آخر ما يدل على عدم اشتراط تعددالأصول فأنه حين تكلم فى نوع الحسن أن نسخ الترمذي تختلف فى قوله: حسن أوحسن صحيح ونحو ذلک قال :فينبغى أن تصحح أصلک به بجماعة أصول وتعتمدعلى مااتفقت عليه فقوله : هناينبغى يعطى عدم اشتراطه ذلک والله أعلم با لصواب“.

(التقييد والإيضاح ،زين الدين عبدالرحيم بن الحسين العراقي المتوفي۸۰۶ھ،ص،۴۲،الطبعةالسادسة ،مطبع : مئوسسةالكتب الثقافية،بيروت ،لبنان،)

ترجمہ:مصنف (ابن صلاح) نے مقابلہ کے لیے جن متعدد اصل نسخوں کی شرط لگائی ہے ان کی امام نوویؒ نے مخالفت کی ہے۔شیخ نوویؒ نے فرمایا:”کسی اصل قابل اعتماد تحقیق شدہ نسخے سے مقابلہ کرلیا جائے تو وہ کافی ہوجائے گا“۔

میں کہتا ہوں ابنِ صلاح کے دوسری جگہ کلام میں جو دلالت کرتے ہیں،اصل نسخے زیادہ ہونا؛ کیوں شرط نہیں کہ انھوں نے ”حسن“ کی تقسیم میں جہاں اس حوالے سے گفتگو کی کہ ترمذی کے نسخوں میں امام ترمذیؒ کے قول ”حَسَنٌ“یا”حسنٌ صحیحٌ“ کی نسبت سے اختلاف کیا ہے۔ وہاں یہ فرمایا ہے:”یہ مناسب بات ہے کہ آپ اپنے اصل نسخے کی اصل نسخوں کے مجموعے کے ساتھ تصحیح کریں اور جس لفظ پر وہ متفق ہوں اس پر اعتماد کریں۔تو ان کا یہاں لفظ”ینبغی “استعمال کرنا متعدد نسخوں کی شرط نہ ہونے کا پتا دیتا ہے۔

”وأما مقابلة النسخة بأصل السماع ومعارضتها به فمتعيّنة لا بد منها ، ولا يحلّ للمسلم النقى الرواية ما لم يقابل بأصل شيخه أو نسخةتحقق ووثِق بمقابلتهابالأصل ، وتكون مقابلته لذلک مع الثقة المامون ماينظر فيه ، فإذاجاء حرف مشكل نظر معه حتى يحقق ذلک “.

(الإلماع إلى معرفةأصول الرواية وتقييد السماع ،قاضى عياض بن موسى اليحصبي المتوفي سنہ۵۴۴ھ ،ص:۶۷،الطبعة الاولى ،۲۰۰۴=۱۴۲۵ھ،مطبع : دارالكتب العلمية،بيروت لبنان)

ترجمہ:سنے ہوئے اصل نسخے کے ساتھ مقابلہ ومعارضہ متعین ولابدی اورضروری ہے،کسی متقی مسلمان کے لیے جائز وحلال نہیں روایت کرنا جب تک اپنے شیخ کے اصل نسخے سے یا کسی ایسے تحقیق شدہ نسخے سے جس کا اصل نسخے سے مقابلہ کیا گیا ہو مقابلہ ومعارضہ نہ کرلیا جائے ،اور یہ مقابلہ ومعارضہ ثقہ اور محفوظ کے ساتھ ہو جو اس میں نظر بھی کر تا ہو،تو جیسی ہی کوئی مشکل حرف آئے اس کی ساتھ ساتھ تحقیق بھی کرے۔

"ثم ما تقدم من اشتراط الخطيب المقابلة في صحةالرواية هو المعتمد بين المتقدمين ، وبه صرّح عياض أيضاًفقال: لا يحلّ للمسلم التقى الرواية ما لم يقابل".

(فتح المغيث،الإمام شمس الدين ،محمدبن عبد الرحمن بن محمد السخاوى المتوفي سنة ۹۰۲ھ،ص: ۱۶۹ ،ج/۲، الطبعة لثالثة ،۲۰۰۹م،مطبع : دارالكتب العلمية،بيروت ،لبنان)

ترجمہ:''جو شرط خطیب بغدادیؒ نے روایت کی صحت میں لگائی ہے کہ مقابلہ ضروری ہے۔یہی بات متقدمین کے ہاں بھی قابلِ اعتماد ہے۔اوراس کی صراحت قاضی عیاضؒ نے بھی کی ہے کہ متقی مسلمان کے لیے جب تک مقابلہ نہ کر لے روایت (نقل) کرنا جائز وحلال نہیں ہے۔''

امام سیوطیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"عليه مقابلة كتابه بأصل شيخه وإأجازه".

(تقريب النووي ؒ مع شرحه تدريب الراوى، علامه جلال الدين عبدالرحمن بن أبوبكر السيوطي المتوفي ۹۱۱ھ، ص: ۳۸۱، ج/۴ ،الطبعة الأولى ۱۴۳۷=۲۰۱۶م مطبع :دارالمنهاج للنشر والتوزيع:المدينة المنورة)

ترجمہ: روایت کرنے والے پر لازم ہے کہ اپنے لکھے ہوئے کا مقابلہ اپنے شیخ کے اصل نسخے سے کرنا، اگر وہ اجازت دے دے۔

اسی طرح اکابر علمائے دیوبند نے بھی تصحیح ومقابلہ کی سنت اور محدثینؒ کی عادت کو اپنایا جن مولانا مملوک العلی نانوتویؒ،مولانا احمد علی محدّث سہارن پوریؒ،مولانا محمد قاسم نانوتویؒ،مولانا محمد مظہر نانوتویؒ،مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ اور مولانا محمد احسن صدیقیؒ سرفہرست نظر آتے ہیں۔انہوں نے بہت سی کتابوں کی تصحیح کی جن کے لیے بہت اہتمام کیا۔

مولانا الخلیلی تحریر فرماتے ہیں:''علما کی طباعتی خدمات'' میں کہ مولانا احمد علی سہارن پوریؒ نے سننِ ترمذی پر کام کیا تھا''سننِ ترمذی پر بھی حضرت مولانا احمد علی سہارن پوریؒ نے تصحیح کے بعد حاشیہ لکھا تھا،اس کے مقابلے میں ''مولانا مملوک العلی نانوتویؒ متوفی ۱۲۶۷ھ ان کے معاون رہے،انھوں نے سننِ ترمذی کی پہلی اشاعت میں مولانا مملوک العلیؒ کے تعاون اور خدمات کا بہت واضح اَلفاظ میں اعتراف کیا ہے تحریر کرتے ہیں:

''وإنى مع قلة الدراية والبضاعةقد اجتهدتُ فى تصحيحه وحل مطالبه بحسب الوسع الطاقة ثم لاحظ ثانياًبالملاحظةالتامة والمراجعةالعامة الفاضلُ الأجلُّ والحبر الأبجلُ العالمُ

بلخفي والجلي مولانا محمد مملوک العليؒ"۔

(مولانا بلال احمد الخلیلی، علما کی طباعتی خدمات، ص:٦٦، اشاعتِ اول رجب ۱۴۴۱ھ=مارچ ۲۰۲۰ء مطبع: الحبیب پرنٹرز)

مولانا محمد قاسم نانوتویؒ متوفی ۱۲۹۷ھ کی پوری زندگی دین کی خدمت سے عبارت تھی، ہمیشہ درس وتدریس، اصلاح وارشاد وغیرہ میں مشغول رہتے تھے۔ان میں کسی ذریعے سے آمدنی کے تصوّر کو بھی برا سمجھتے تھے، حالاں کہ ان کی علمی لیاقت وصلاحیت اس مرتبے کی تھی، کہ اگر چاہتے تو اعلیٰ سے اعلیٰ ملازمتیں اور بلند سرکاری منصب حاصل کر سکتے تھے، کون سا بڑا عہدہ ایسا تھا کہ اگر وہ اسے قبول فرما لیتے، تو اس کی قدر ومنزلت میں اضافہ نہ ہوتا، اور کون سا علمی ادارہ ایسا تھا کہ مولانا وہاں بیٹھتے اور اس کو چار چاند نہ لگ جاتے۔

حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندرؒ فرماتے ہیں کہ:"حضرت مولانا، مولانا احمد علیؒ کے مطبع احمدی کے علاوہ، ہندوستان کے ایک بڑے ناشرِ کتب منشی ممتاز علی صاحبؒ کے مطبع مجتبائی اور پھر مطبع ہاشمی میرٹھ میں تصحیح کتب کی خدمت انجام دی اور اپنی زندگی کے آخری دنوں تک اسی کام میں مشغول رہے"۔

(حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندرؒ، مشاہدات وتأثرات ص:٩٩، جمادی الثانی ١٤٣٦ھ/مارچ ٢٠١٦ء، مطبع: مکتبۃ الإیمان کراچی)

"مولانا احمد علی سہارن پوریؒ متوفی ۱۲۹۷ھ نے بھی تصحیح ومقابلہ کی سنت وعادت کو اپنایا، مولانا الخلیلی تحریر فرماتے ہیں: کہ "مولانا احمد علیؒ نے کتبِ حدیث کی تصحیح اور حاشیے لکھنے میں کئی کئی سال محنت کی اور بار بار مقابلہ ونظر ثانی کے بعد ان کو اِشاعت کے لیے تیار کیا"۔

(مولانا بلال احمد الخلیلی، علما کی طباعتی خدمات، ص:۵۱، اشاعتِ اول رجب ۱۴۴۱ھ=۲۰۲۰ء مطبع: الحبیب پرنٹرز: آبکاری روڈ، لاہور)

مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ متوفی ۱۳۰۲ھ نے بھی تصحیح ومقابلہ کی سنت کو زندہ فرمایا "مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ کی تصحیح سے شائع کتابوں میں شرح وقایہ بھی شامل ہے، مولانا نے یہ کام غالباً اپنے قیام دہلی کے زمانے میں کیا تھا، ممکن ہے کہ اجمیر میں اس کا موقع ملا ہو، بہر حال یہ کتاب مطبع احمدی دہلی سے شعبان ۱۲۷۱ھ/اپریل ۱۸۵۵ء میں چھپی تھی، اس پر مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ کی تصحیح کی صراحت ہے"۔

(مولانا بلال احمد الخلیلی، علما کی طباعتی خدمات، ص:۱۸۴، اشاعتِ اول رجب ۱۴۴۱ھ/۲۰۲۰ء، مطبع: الحبیب پرنٹرز: آبکاری روڈ لاہور)

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مولانا محمد مظہر نانوتویؒ متوفی ۱۳۰۲ھ نے بھی اس عادت اور سنت کو زندہ کیا۔ چناں چہ مولانا'' قصیدۃ ام القریٰ في مدح خير الوري'' کے خاتمۃ الطبع میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''ولم آل جهداً في تصحيحها من كتب الغة ومقابلتها بعِدة النسخ التى تحصلت لي، وكان اختتامه انتساخاً وطبعاً بحمدالله يوم الإثنين رابع شهر المولد ۱۲۷۰ھ على يد السيد الحافظ فضل حسين غفر الله له، وآخر دعوانا أن الحمدلله رب العالمين وصلى الله على رسوله محمد و آله أصحابه أجمين''.

(مولانا بلال احمد الخلیلی، علما کی طباعتی خدمات، ص:۲۰۹، ۲۱۰، اشاعتِ اول رجب ۱۴۴۱ھ = ۲۰۲۰ء مطبع :الحبیب پرنٹرز: آبکاری روڈ، لاہور)

ترجمہ: ''میں نے کتبِ لغت سے اس قصیدے کی تحقیق اور متن کے دستیاب متعدد نسخوں سے مقابلہ کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔''

بحمداللہ دوشنبہ ۴؍ ربیع الاول ۱۲۷۰ھ/ دسمبر ۱۸۵۳ء کو حافظ سید فضل حسین غفراللہ لہ کے ہاتھ سے اس کی کتابت اور طباعت کا اختتام ہوا، وآخر دعوانا أن الحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علی رسولہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

مولانا الخلیلی تحریر فرماتے ہیں: ''علما کی طباعتی خدمات'' میں کہ: ''حجة الله البالغة'' شاہ ولی اللہ کی یہ معرکہ آرا کتاب سب سے پہلے مولانا محمد احسن صدیقیؒ متوفی ۱۳۱۲ھ نے مطبع صدیقی سے شائع کی تھی۔ اس کی تصحیح ومقابلہ کے لیے چار مخطوطات سے مدد لی گئی، مولانا نے بہت عمدگی اور مہارت سے تصحیح ومقابلہ کی خدمت انجام دی''۔

(مولانا بلال احمد الخلیلی ص :۸۸، اشاعتِ اول رجب ۱۴۴۱ھ/ ۲۰۲۰ء مطبع :الحبیب پرنٹرز، آبکاری روڈ لاہور)

''حضرت شاہ ولی اللہ کی ایک اور کتاب ''قرة العينين فى تفضيل الشيخين'' کو بھی مولانا محمد احسن صدیقیؒ نے تین مخطوطات کی مدد سے مرتب کیا''۔

(علما کی طباعتی خدمات، مولانا بلال احمد الخلیلی، ص:۹۳، اشاعتِ اول: رجب ۱۴۴۱ھ/ ۲۰۲۰ء: مطبع: الحبیب پرنٹرز: آبکاری روڈ: لاہور)

''حضرت شیخ الہند متوفیؒ ۱۳۳۹ھ اُن شخصیات میں سے ہیں جن کا ہر لمحہ خدمتِ دین سے عبارت ہے، اُن کی انتہائی نافع دیگر تصانیف کی طرح ایک عظیم النفع خدمت ''سنن أبي داؤد'' کی چند قلمی اور مطبوعہ نسخوں سے مقابلہ کے بعد تصحیح ہے، یہ اُن جلیل القدر خدمت ہے، جس سے آج تک بلا تعطل نفع اٹھایا جا رہا ہے۔ اُن شاگردِ رشید مولانا

اصغر حسینؒ اِس کا تعارف یوں کرواتے ہیں''تصحيح أبي داؤد'' بھی حضرت قدّس سرُّ ہ کی ایک قابلِ وقعت خدمتِ حدیث اور کامل اہتمام اور نہایت عرق ریزی کا ثمرہ ہے۔
اُبوداوٗد کے قلمی ومطبوعہ قدیم وجدید نسخوں کو جمع فرما کر آپ نے اُن کے مطالعے اور مقابلے سے ایک صحیح نسخہ مرتب فرمانے کا ارادہ کیا، درس وتدریس سے فراغت کے بعد آپ منتخب فارغ التحصیل طلبہ کی جماعت کو لے کر اور تمام نسخے سامنے رکھ کر تصحیح پر متوجّہ ہوتے''۔(مولانا بلال احمد الخلیلی ،علما کی طباعتی خدمات ،ص:۲۳۷،اشاعتِ اول رجب ۱۴۴۱ھ/۲۰۲۰ء،مطبع:الحبیب پرنٹرز،آبکاری روڈ لاہور)
''مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ متوفی ۱۳۶۰ھ نے''جمع الفوائد''کو دو مخطوطوں سے مقابلہ کر کے طبع کیا تھا ایک شامی مخطوطہ تھا جس کا ذکر ابھی ہوا، یہ حج سے واپسی میں سفرِ شام کے دوران شیخ محمود بن محمد رشید العطّار الدمشقی (۱۲۸۴-۱۳۶۲ھ) سے ملاقات میں عاریتاً حاصل کیا تھا اور ہندوستان آ کر اس کی نقل تیار کر کے اصل مخطوطہ واپس بھیج دیا تھا۔اس پر جگہ جگہ مشہور شامی بزرگ علامہ ابوالبھا خالد بن احمد نقشبندیؒ کی تعلیقات تھیں ،اِن کے علاوہ دیگر علما کے اِکا دکّا حواشی تھے،مولانا عاشق الٰہیؒ نے یہ حواشی بھی نقل کر لیے، نیز مختلف مقامات پر اپنی اور شیخ محمود عطّارؒ کی تصحیحات شامل کی تھیں،اسی دوران اُن کو سندھ کے ایک گاؤں''پیر جھنڈو''کے مشہور زمانہ کتب خانے میں ایک اور مخطوطے کا علم ہوا،مولانا نے وہ عاریت پر حاصل کیا اور اپنے پاس موجود نسخے سے مقابلہ کیا''۔
(مولانا بلال احمد الخلیلی ،علما کی طباعتی خدمات ،ص:۱۰۳-۱۰۵اشاعتِ اول رجب ۱۴۴۱ھ/۲۰۲۰ء،مطبع: الحبیب پرنٹرز،آبکاری روڈ لاہور)
''حضرت شیخ محدث العصر مولانا سید یوسف بَنوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ'':میرا تعلق مصر سے چالیس سال سے ہے''۔
آپ کا مصر کا سفر ۱۹۳۷ء میں ہوا،جب مصر میں شاہ فاروق کی حکومت تھی اور''مجلس علمی'' ڈابھیل نے (متحدہ ہندوستان) جس کے آپ رکن تھے،آپ کو اور حضرت مولانا سید احمد رضا بجنوری صاحب کو ایک اہم کام کے لیے مصر بھیجا اور وہ حدیث کی دو اہم اور مشہور کتابوں کی طباعت تھی۔ایک''فيض الباری شرح صحيح البخاری''امام العصر حضرت علامہ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی تقریر بخاری اور دوسری''نصب الراية في تخريج احاديث الهداية''علامہ زیلعیؒ کی اور کچھ رسائل تھے۔
طباعت کے سلسلے میں یہ آپ کا پہلا تجربہ تھا،لیکن قدرت نے آپ کو ہر فن میں بہت اونچا ذوق عطا فرمایا تھا، چناں چہ مصر پہنچنے کے بعد آپ نے مختلف مطابع سے رابطہ قائم کیا اور مذکورہ بالا کتابوں کے لیے ان کا سائز،کاغذ اور

حروف کا تعین فرمایا اور کئی روز کی جدوجہد کے بعد ایک ایسا مطبع ان کو مل گیا جو ان کی شرائط اور ذوق کے مطابق کام کرنے پر آمادہ ہوگیا۔ طباعت سے پہلے کتاب ''نصب الراية '' کی تصحیح کے سلسلہ میں آپ نے بہت محنت فرمائی، چوں کہ یہ سفر حج سے شروع ہوا تھا، اس لیے حج کے بعد حرمین شرفین میں مختلف دو کتب خانوں میں ''نصب الراية '' کے قلمی نسخوں سے اپنے نسخے کا مقابلہ فرمایا اور جب مصر پہنچے تو ''دار الكتب المصرية ''میں دو نسخوں سے ان کا مقابلہ کیا، جس کی تفصیل ''نصب الرایۃ'' کے مقدمہ میں ''نصب الراية والعناية بحاشية والعناء فی تصحيحه وطبعه'' کے عنوان سے پیش کی ہے''۔

(مولانا عبدالرزاق اسکندرؒ، مشاہدات وتأثرات، ۱۳۳، ۱۳۴، اشاعت: جمادی الثانی ۱۴۳۶ھ/ مارچ ۲۰۱۶ء، مطبع: ناشر الإیمان کراچی)

علامہ بنوّری متوفی ۱۳۹۷ھ ''نصب الراية'' کے مقدمے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''ففی سبيل الله مالاقينا من العنت البالغ، والكبد فی التصحيح وما بذلنا من المجهود البشري، وعلمنا أنّ من أصعب الأمور أمر التصحيح''۔

(مولانا بلال احمد الخلیلی، علما کی طباعتی خدمات، ص: ۱۵۱، اشاعتِ اول، رجب ۱۴۴۱ھ/ ۲۰۲۰ء مطبع: الحبیب پرنٹرز، آبکاری روڈ لاہور)

ترجمہ: اللہ کے راستے میں جس سخت مشقت وتکلیف سے تصحیح کے معاملہ میں دوچار ہوئے اور جو ہم نے انسانی کوشش لگائی تو ہم اس نتیجہ تک پہنچے کہ تصحیح کا کام مشکل ترین کام ہے۔

الحمدللہ ہمارے اسلاف نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت کو زندہ کیا اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے آگے منتقل بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے اسلافؒ کی اتباعِ کامل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین.

وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه سيدنا ومولانا محمد وآله وأصحابه وعلى من تبعهم بإحسان الى يوم الدين۔

☆......☆......☆

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وفاق المدارس العربیہ کے تحت

امتحانی پرچوں کی جانچ پڑتال کا عمل

مولانا مفتی سراج الحسن
میڈیا کوآرڈینیٹر وفاق المدارس

دینی مدارس کے سب سے بڑے بورڈ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت ہونے والے سالانہ امتحانات ۱۴۴۴ھ کے کامیاب انعقاد کے بعد مؤرخہ ۲۷ رفروری ۲۰۲۳ء بروز پیرملتان کی معروف دینی درس گاہ جامعہ خیر المدارس اور جامعہ قاسم العلوم میں لاکھوں پرچوں کی جانچ پڑتال کا عمل شروع ہوا۔ پانچ لاکھ سے زائد پرچوں کی جانچ پڑتال کے عمل کے لیے تقریباً سترہ سو سے زائد ممتحنین نے حصہ لیا۔ مارکنگ کا عمل بارہ سے چودہ دنوں پر مشتمل رہا۔

اس حوالے سے دونوں جگہوں میں افتتاحی تقریب وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلی حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب زیدمجدہم کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں ممتحنین، ممتحنین اعلیٰ اور امتحانی کمیٹی کے اراکین نے شرکت کی۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضرت ناظم اعلیٰ وفاق مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ملک بھر سے آئے ہوئے علمائے کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ حضرات کی یہاں آمد ایک عظیم دینی خدمت اور جذبے کے تحت ہوئی ہے۔ جو یقیناً قابل تحسین ہے۔ آپ ہزاروں مدارس اور لاکھوں طلبہ وطالبات کی خدمت کر رہے ہیں، ہم سال بھر ان دنوں کا انتظار کرتے ہیں اور پھر سال یاد بھی کرتے ہیں آپ حضرات کے انوارات سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔

یہ محض پرچوں کی جانچ پڑتال کا عمل نہیں بلکہ ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کا بھی اہم موقع ہوتا ہے۔ طلبہ وطالبات کا امتحان ختم ہو گیا اور اب ہمارا امتحان شروع ہو گیا ہے۔ لاکھوں طلبہ وطالبات کی محنتوں کا نتیجہ اب ہمارے ہاتھوں میں ہے، لہٰذا ہر وقت یہ ذہن نشین رہنا چاہیے کہ ہم ایک امتحان سے گزر رہے ہیں۔ جس طرح ہمارے نظام امتحان کی کئی نمایاں خصوصیات ہیں اسی طرح جانچ پڑتال کا عمل بھی یکساں نیت

کو اُجاگر کرتا ہے۔اس یکساں نظام کے عمل کے لیے ملک بھر سے جید مدرسین کا انتخاب میرٹ پر کیا جاتا ہے۔اس عمل کے لیے جو اصول وضوابط مقرر ہیں ان کی پاسداری ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔عدل وانصاف،امانت ودیانت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھا جائے۔ممتحن کی حیثیت شاہد،امین اور قاضی کی ہے۔اپنے ان تینوں حیثیتوں کو پیش نظر رکھ کر نمبرات لگائیں۔استحقاق سے کم یا زیادہ نمبر دینا عدل وانصاف کے خلاف ہے ہمیں اپنی منشاء اور مزاج سے نہیں بلکہ وفاق کے جملہ اصول وقواعد کی رعایت کرتے ہوئے استحقاق کے مطابق نمبرات دینے چاہییے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان تمام مدارس سے عبارت ہے اگر ایک طرف دینی مدارس اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے تو دوسری طرح سائبان کی صورت میں وفاق بھی کسی نعمت عظمٰی سے کم نہیں۔اس نعمت پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہوئے ہمیں اپنے اکابر کی لازوال محنتوں اور کاوشوں کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔دنیا کے دیگر ممالک میں مدارس ہیں لیکن وفاق المدارس نہیں۔وفاق المدارس العربیہ پاکستان دینی مدارس کے اتحاد واتفاق کی علامت ہے ہم اس یگانگت کو برقرار رکھنے کے عزم کا اعادہ کرتے ہیں ہم سب وفاق کے مفادات کے محافظ ہیں۔اگر آپ حضرات جانچ پڑتال کا یہ عظیم عمل پوری ذمہ داری کے ساتھ سرانجام دیں گے تو وفاق مزید مستحکم ہوگا اور طلبہ وطالبات کا اعتماد اور بھی بڑھے گا۔وفاق المدارس ہمارے اکابر کی امین جماعت ہے تمام اکابرین وفاق کا کام پوری ذمہ داری کے ساتھ سرانجام دیتے ہیں تو آپ حضرات کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وفاق کا کام پوری ذمہ داری کے ساتھ کریں۔

نتائج کی تیاری کا جہاں یہ ایک عمل ہمارے سامنے تھا وہیں ناظم دفتر وفاق حضرت مولانا عبدالمجید صاحب کی نگرانی میں دیگر اہم مراحل بھی اس دوران جاری ہیں۔سترہ سو سے زائد ممتحنین کے ساتھ ساتھ دیگر انتظامی امور کے لیے پانچ سو سے زائد معاونین موجود تھے۔

ممتحنین اعلیٰ کے علاوہ امتحانی کمیٹی کے اراکین حضرت مولانا حسین احمد صاحب،حضرت مولانا امداداللہ صاحب، حضرت مولانا راحت علی ہاشمی صاحب،حضرت مولانا حامد حسن صاحب،حضرت مولانا شمشاد احمد صاحب،حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب،حضرت مولانا انس عادل صاحب،حضرت مولانا شوکت علی حقانی صاحب،حضرت مولانا عبدالغفار صاحب،ناظم دفتر وفاق حضرت مولانا عبدالمجید صاحب بھی جانچ پڑتال کی نگرانی کر رہے ہیں۔

صدر وفاق کی جامعہ خیر المدارس ملتان آمد:

مؤرخہ ۴/مارچ ۲۰۲۳ء بروز ہفتہ صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ پرچوں کی جانچ پڑتال کے سلسلے میں جامعہ خیر المدارس ملتان تشریف لائے۔ سب سے پہلے صدر وفاق نے امتحانی کمیٹی اور ممتحنین اعلیٰ کے مشترکہ یومیہ اجلاس کی صدارت کی۔ اس موقع پر صدر وفاق نے جملہ انتظامات، ضروریات اور پرچہ جات کی جانچ پڑتال کے عمل پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔ اجلاس کے بعد اراکین امتحانی کمیٹی، ممتحنین اعلیٰ اور ممتحنین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: کہ نہایت پرمسرت موقع ہے کہ پرچوں کی جانچ پڑتال کے موقع پر یہاں آنا ہوا۔ میری خواہش تھی کہ شروع سے آپ حضرات کے ساتھ اس عظیم خدمت میں شریک ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان دنوں اچانک حجاز مقدس کا سفر نصیب فرمایا۔ جبکہ تاریخوں کا تعین میرے دائرہ اختیار سے باہر تھا۔ یکے بعد دیگرے تین مختلف علمی اجتماعات میں مجھے شریک ہونا تھا جس کی وجہ سے شروع میں حاضر نہ ہوسکا، تاہم وہاں بھی اس عظیم کام کے بارے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے یومیہ معلومات حاصل کرتا رہا۔ میرا دل و دماغ آپ کی جانب متوجہ رہا اور آپ سب حضرات اور وفاق کے لیے دعائیں کرتا رہا۔ اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے دو خصوصی انعامات سے نوازا:

(۱) پہلی مرتبہ خانہ کعبہ کے اندر جانے کی سعادت نصیب ہوئی وہاں مختلف سمتوں میں نماز اور دعاؤں کی توفیق ملی۔

(۲) مدینہ منورہ میں تین دن میں تین وقت ریاض الجنۃ میں احادیث مبارکہ پڑھانے کی سعادت کے ساتھ چھ نمازیں ریاض الجنۃ میں پڑھنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی۔ دونوں مقامات مقدسہ میں ملک کی سلامتی، بہتری اور وفاق المدارس کے جملہ کارکنوں کے لیے خصوصی دعائیں کیں۔

آپ سب حضرات اپنی اپنی جگہ دین کی عظیم خدمت سرانجام دے رہے ہیں شاید دنیا میں ان خدمات کی وقعت کا صحیح احساس نہ ہو مگر آخرت میں ان کی قیمت اور وقعت کا اندازہ ضرور ہو جائے گا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مقاصد کثیر ہیں تاہم ایک امتحانی بورڈ کی حیثیت سے سب سے اہم مقصد امتحانی نظم ہے کیونکہ اس کا براہ راست تعلق طلبہ وطالبات کے مستقبل کے ساتھ ہے۔ اس وقت آپ پر بہت بڑی امانت کا بوجھ ڈالا گیا ہے آپ کے جنبش قلم سے کسی طالب علم کا مستقبل روشن ہوسکتا ہے اور تاریک بھی۔ لہٰذا آپ حضرات اس بارِ گراں کو اخلاص، للّٰہیت کے ساتھ سرانجام دیں۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ معیار اور میزان دونوں

کوملحوظ خاطر رکھ کرنمبرات لگائیں۔استحقاق کے مطابق نمبرات لگائے جائیں۔یہ عمل ایک عظیم عبادت ہے اس کے نتائج انتہائی دوررس ہیں لہذا جو ہدایات دی جارہی ہیں ان پر پورا عمل پیرا ہونے کی گزارش ہے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا امتحانی نظم اور پرچوں کی جانچ پڑتال کا نظم مستحکم ہے۔مجھے امید ہے کہ صاحب حق کو اپنا حق ملے گا۔وفاق المدارس کا قیام اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے یہ مدارس کے لیے چھتری اور سائبان ہے۔اس پر اللہ تعالی کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

حضرت نے اپنے خطاب میں اس بات پر بھی زور دیا کہ ہمیں اپنی تحریر وتقریر میں بلا ضرورت انگریزی اصطلاحات کے بجائے اردو،عربی اور فارسی اصطلاحات استعمال کرنے چاہئیں۔ہمارے اکابر اس حوالے سے بہت احتیاط سے کام لیتے تھے کیونکہ زبان صرف طریقہ اظہار نہیں بلکہ اس کے پیچھے ثقافت اور تصورات ہوتے ہیں۔

نائب صدر اول وفاق کی جامعہ خیر المدارس ملتان آمد:

مؤرخہ ۷ ؍مارچ ۲۰۲۳ء بروز منگل وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سینئر نائب صدر حضرت مولانا انوار الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ سالانہ امتحان کے پرچوں کی جانچ پڑتال کے سلسلے میں ضعف و پیرانہ سالی کے باجود جامعہ خیر المدارس ملتان تشریف لائے۔امتحانی کمیٹی اور ممتحنین اعلیٰ کے مشترکہ یومیہ اجلاس کی صدارت کی۔حضرت نے جانچ پڑتال کے جملہ امور پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔شرکائے اجلاس سے مختصر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ پرچوں کی جانچ پڑتال کے ایام میں ہر سال میری یہاں آمد رہتی ہے۔علماء کی مجلس میں بیٹھنے اور ان کی زیارت کرنے سے دلی خوشی محسوس کرتا ہوں۔آپ سب حضرات گھریلو ضروریات کو چھوڑ کر عظیم خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔وفاق ہمارے اکابر کی امانت ہے وفاق المدارس کی شکل میں اکابر نے ہمیں ایک گلدستہ چھوڑا ہے۔اس کو مزید مستحکم کرنے میں آپ حضرات، ناظم مرکزی دفتر وفاق مولانا عبدالمجید صاحب اور دیگر عملہ کی محنتیں اور کوششیں قابل قدر ہیں۔امتحانات کی طرح جانچ پڑتال کا عمل بھی انتہائی مستحکم اور قابل تقلید ہے۔اس موقع پر حضرت کے معاون خاص مولانا بلال الحق صاحب اور معتمد خاص مولانا انعام الحق صاحب بھی ہمراہ تھے۔

☆......☆......☆

باسمہ تعالیٰ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

کے سالانہ امتحانات منعقدہ 1444ھ/2023ء کے نتائج کا اعلان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت درجہ کتب کے سالانہ امتحانات بتاریخ 27 رجب المرجب تا 2 شعبان المعظم 1444ھ مطابق 18 تا 23 فروری 2023ء بروز ہفتہ تا جمعرات منعقد ہوئے۔

صدر وفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور ناظم اعلیٰ وفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ''وفاق المدارس'' سے ملحق دینی مدارس و جامعات کے سالانہ امتحان برائے سال 1444ھ/2023ء کے نتائج کا اعلان مورخہ 26 مارچ 2023ء مطابق 4 رمضان المبارک 1444ھ بروز اتوار کر دیا ہے۔

امسال ملک بھر میں طلبہ وطالبات کے درجہ کتب کے کل 2848 امتحانی مراکز قائم کئے گئے تھے۔ جن میں نگران اعلیٰ (سپرنٹنڈنٹ) اور معاون نگرانوں کی مجموعی تعداد 19689 تھی۔ کتب کے امتحانات میں شرکت کرنے والے مدارس کی کل تعداد 10313 جبکہ حفظ القران الکریم کے امتحان میں شرکت کرنے والے مدارس کی تعداد 12196 تھی۔

تمام درجات میں 519326 طلبہ وطالبات کے داخلے وصول ہوئے۔ جن میں سے 500116 نے امتحانات میں شرکت کی۔ ان شرکاء میں سے 410909 نے کامیابی حاصل کی اور 89207 ناکام ہوئے۔ اس طرح مجموعی طور پر نتیجہ 82.2 فیصد رہا۔ وفاق المدارس کی ویب سائٹ www.wifaqulmadaris.org اور کسی بھی موبائل سروس سے بذریعہ SMS نتیجہ معلوم کیا جاسکتا ہے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات 1444ھ 2023ء میں کامیابی کا تناسب درج ذیل ہے

کل داخلہ	شرکاء امتحان
519326	500116

شعبہ	شرکاء	کامیاب	ناکام	نتیجہ فیصد
درس نظامی بنین	131180	103125	28055	78.6%
درس نظامی بنات	276312	220826	55486	79.9%
حفظ بنین	76675	72285	4390	94.3%
حفظ بنات	15949	14673	1276	92.0%
کل تعداد	500116	410909	89207	82.2%

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1444ھ/2023ء میں ملکی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	5792	محمد اسامہ فاروق	محمد طاہر فاروق	کرک	جامعہ دارالعلوم کراچی	594
دوم	7597	محمد بلال	خالد خان	مانسہرہ	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	580
سوم	7456	محمد ارشاد	قیمت بہادر	کراچی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	579

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	10749	عمار معیز	رفاقت حسین	چکوال	جامعہ بیت السلام چکوال	596
دوم	5848	محمد عثمان	مختیار احمد	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	590
سوم	7787	محمد سفیان	محمد عامر	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	585

درجہ عالیہ دوم بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	5650	محمد سلیمان	امیر رحمان	لوئر دیر	جامعہ فاروقیہ حاجی آباد لوئر دیر	579
دوم	9404	سمیع الحق	محمد انور	کوہستان	جامعہ دارالعلوم کراچی	572
سوم	6479	حذیفہ	سعد اللہ خان	بنوں	مدرسہ علوم شرعیہ ٹانچی بازار بنوں	570

درجہ عالیہ اول بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	8015	ابدال	سعید نبی	اپر دیر	مدرسہ عبداللہ بن مسعود اپر دیر	597
دوم	16422	محمد اسعد	محمود حسن	ملتان	جامعہ خیر المدارس ملتان	596
سوم	10811	عبدالرؤف	محمد اشفاق مغل	حیدرآباد	جامعہ دارالعلوم کراچی	595

درجہ ثانویہ خاصہ بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	20006	حسان خان	دلاور خان	نوشہرہ	جامعہ بیت السلام چکوال	600
دوم	19942	معاذ عبداللہ	امیر عبداللہ	چکوال	جامعہ بیت السلام چکوال	599
سوم	19978	یاسر محمد	شفیق محمد	کوہاٹ	جامعہ بیت السلام چکوال	598

درجہ متوسطہ بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	656	صدیق اللہ	حمید اللہ	پشین	جامعہ اسلامیہ مفتاح العلوم فیض آباد پشین	679
دوم	4297	عبدالقدیر	عبدالعلی	قلعہ سیف اللہ	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام کباڑی مارکیٹ کوئٹہ	674
سوم	4284	سیف الرحمان	شاہ ولی	قلعہ سیف اللہ	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام کباڑی مارکیٹ کوئٹہ	662

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

درجہ ثانویہ عامہ بنین1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	12490	محمد حمزہ	نیاز احمد	سوات	الجامعۃ الاسلامیہ بابوزئی مردان	600
اول	27089	ابوامامہ	افتخار احمد	پشاور	جامعہ بیت السلام چکوال	600
اول	27093	نعیم اللہ	حافظ محمد بشیر	خوشاب	جامعہ بیت السلام چکوال	600
اول	27119	مرتضٰی رفیق	محمد رفیق	لوئر دیر	جامعہ بیت السلام چکوال	600
اول	27122	سید حامد حسین شاہ	سید دلبر شاہ	بٹگرام	جامعہ بیت السلام چکوال	600
اول	27155	جعفر خان	نصیب اللہ	کوئٹہ	جامعہ بیت السلام چکوال	600
اول	27172	محمد عمر ریاض	ریاض شاہد	لاہور	جامعہ بیت السلام چکوال	600
اول	27175	اسد اللہ	وحید حیدر	ایبٹ آباد	جامعہ بیت السلام چکوال	600
اول	27179	محمد حسن حبیب	حبیب اللہ	رحیم یار خان	جامعہ بیت السلام چکوال	600
اول	578	محمد لقمان	گل واحد	چارسدہ	جامعۃ العلوم الاسلامیہ سوہان اسلام آباد	600
دوم	8353	نور نواب	میر عالم	کوہستان	جامعۃ الزیتون نیلے پیر ایبٹ آباد	599
دوم	25708	ساجد اللہ	فضل کریم	شانگلہ	جامعہ بیت السلام کراچی	599
دوم	27135	محمد	محمد شاہد	سرگودھا	جامعہ بیت السلام چکوال	599
سوم	12260	محمد طلحہ	سعید الرحمٰن	لوئر دیر	مدرسہ معارف القرآن لوند خوڑ مردان	598
سوم	27157	حافظ حسن احمد	محمد احمد رضا خان	لاہور	جامعہ بیت السلام چکوال	598
سوم	27168	خزیمہ احمد	مستنصر احمد مبارک چوہدری	لاہور	جامعہ بیت السلام چکوال	598
سوم	4461	خبیب الرحمان	محمد رمضان	کوئٹہ	دارالعلوم زکریا شالدرہ کوئٹہ	598

دراسات دینیہ سال دوم بنین1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	30648	سراج الحق	پیر محمد	مہمند	دارالعلوم اسلامیہ، سنٹرل جیل اڈیالہ راولپنڈی	561
دوم	30643	سہیل	آیاز	اسلام آباد	دارالعلوم اسلامیہ، سنٹرل جیل اڈیالہ راولپنڈی	521
سوم	30044	محمد جان	میرور جان	لکی مروت	مدرسہ اسلامیہ سعیدیہ ککہ خیل لکی مروت	507

دراسات دینیہ سال اول بنین1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	26731	محمد بلال	ارشاد احمد	جھنگ	جامعہ معہد الفقیر الاسلامی جھنگ	676
دوم	25926	عمر مفتی	سلیم الدین مفتی	کراچی	مدرسہ میر گلشن اقبال کراچی	643
سوم	26301	توفیق احمد	نیاز احمد	مظفر گڑھ	عیدگاہ مدرسہ ابوہریرہ قصبہ اڈہ گورمانی مظفر گڑھ	640

درجہ تجوید للعلماء1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	10402	کلیم اللہ	اسد اللہ	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	592
دوم	10712	حفیظ الرحمان	مولانا عزیز الرحمان	لکی مروت	جامعہ مظاہر العلوم آرائے بازار لاہور	585
سوم	10534	احسان اللہ	محمد یار	پاکپتن	مدرسہ الشیخ یحییٰ المدنی بہادر آباد کراچی	583

درجہ تجوید للحفاظ1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2223	امیر حمزہ	حضرت جمیل	مردان	مدرسہ معارف القرآن لوند خوڑ مردان	596
دوم	8087	محمد اطہر	محمد طاہر	کراچی	جامعہ رحیمیہ تعلیم القرآن کوٹ سلطان لیہ	594
دوم	1551	سیف الاسلام	حضرت یوسف	بٹگرام	مدرسہ عبد اللہ بن مسعود پنیاں ہری پور	594
دوم	801	کلیم اللہ	ابراہیم	سوات	مدرسہ فاروقیہ مٹہ سوات	594
سوم	2083	محمد افنان تابش علی خٹک	نواب علی خان	کرک	مدرسہ مظاہر العلوم کرک	593

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1444ھ/2023ء میں ملکی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

درجہ عالمیہ دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	15673	سمیہ کوثر	حافظ قاری صدیق	مانسہرہ	جامعہ خدیجۃ الکبریٰ محمد علی سوسائٹی کراچی	586
دوم	20719	ایمن	محمد ارشد بھٹی	لاہور	جامعہ دار التقویٰ ٹرسٹ لاہور	583
سوم	12732	ماریہ محمود	سید محمود	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	569

درجہ عالمیہ اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	20358	ناعمہ	سیف الرحمان	کراچی	مدرسہ دار البشائر للبنات دھنی بخش بروہی گوٹھ کراچی	579
دوم	15419	حناء	فضل الرحیم	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	578
سوم	18938	رملہ سلمان	سلمان الیاس	کراچی	جامعہ خدیجۃ الکبریٰ، محمد علی سوسائٹی کراچی	574

درجہ عالیہ دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	19767	صدف نور	نور محمد	پشاور	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	589
دوم	23647	حسنیٰ	حافظ خادم حسین	کراچی	مرکز فہم الدین، ڈیفنس کراچی	571
سوم	28116	سائرہ تبسم	عبد الستار	بھکر	جامعہ قادریہ بھکر	570
سوم	30247	فاطمہ داؤد	داؤد شاہ	کوہاٹ	جامعہ بناء العلم، رائیونڈ لاہور	570

درجہ عالیہ اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	15549	سلمیٰ	عبد الغفار	مردان	مدرسہ ام کلثوم للبنات پار ہوتی مردان	583
دوم	29544	ہانی ناصر	ناصر سعید	کراچی	جامعہ خنساء للبنات شریف آباد کراچی	577
سوم	25434	ثمرین سجاد	محمد سجاد	خیبر	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	576
سوم	25431	شائستہ طارق	محمد طارق	پشاور	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	576

درجہ خاصہ دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	53924	عافیہ شعیب	قاری شعیب الرحمان	لاہور	جامعہ دار التقویٰ لاہور	593
دوم	34991	ثناء جان	جان محمد	پشاور	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	585
دوم	53030	انوشہ	آصف اقبال	لاہور	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات سنت نگر لاہور	585
سوم	49052	عائشہ داؤ	ارشاد احمد	بھکر	جامعہ رحیمیہ حسینیہ کلور کوٹ بھکر	581

درجہ خاصہ اول بنات1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	52756	عزہ منصور	منصور احمد خٹک	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	596
اول	70594	زینب نصیر	محمد نصیر	لاہور	جامعہ بناء العلم رائیونڈ لاہور	596
دوم	17643	نمرہ فیاض	محمد فیاض	ایبٹ آباد	جامعہ عمر بن خطاب للبنات لورہ چوک ہری پور	594
دوم	46615	لائبہ	ابرار احمد	کراچی	معہد الشیخ زکریا دہلی کالونی کراچی	594
دوم	27758	منیبہ گل	ریاب گل	صوابی	جامعہ سیدہ میمونہ للبنات کلابٹ صوابی	594
سوم	74180	عاصمہ رانا	رانا محمد رفیق	راولپنڈی	جامعہ ماریہ قبطیۃ البنات ڈھوک سیداں راولپنڈی	592
سوم	7062	ادیبہ	انعام الحق	نوشہرہ	جامعہ دار المحصنات للبنات ٹیٹارہ نوشہرہ	592
سوم	7075	ملائکہ بی بی	محمد ابرار	نوشہرہ	جامعہ دار المحصنات للبنات ٹیٹارہ نوشہرہ	592

درجہ تجوید للعالمات1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	14060	مریم بی بی	خضر حیات	اٹک	جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات میکی ڈھوک اٹک	594
دوم	12839	عائشہ ابراہیم میاں	محمد ابراہیم یوسف	مردان	مدرسہ عربیہ مریم للبنات تخت بھائی مردان	591
سوم	11499	حبیبہ گل	قاری محمد رسول	چارسدہ	جامعہ ام حبیبہ للبنات گل پسند کورونہ چارسدہ	590

درجہ تجوید للحافظات1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	62	شبنم بی بی	حمید اللہ جان	لکی مروت	جامعہ عمر البنات للعلوم الدینیہ تجوڑی لکی مروت	595
اول	68	حسینہ بی بی	عبدالرحمن	لکی مروت	جامعہ عمر البنات للعلوم الدینیہ تجوڑی لکی مروت	595
دوم	55	شفیعہ انجم	میر عالم خان	لکی مروت	جامعۃ الباقیات الصالحات لکی مروت	593
دوم	67	سعدیہ بی بی	زر بن شاہ	لکی مروت	جامعہ عمر البنات للعلوم الدینیہ تجوڑی لکی مروت	593
سوم	66	سمیعہ بی بی	نورانی شاہ	لکی مروت	جامعہ عمر البنات للعلوم الدینیہ تجوڑی لکی مروت	591

دراسات دینیہ سال دوم بنات1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	15190	عائشہ	سلیمان	ایبٹ آباد	جامعہ عمر بن خطاب للبنات لورہ چوک ہری پور	560
دوم	15656	عمارہ ثاقب	سلمان ثاقب	سکھر	جامعہ اشرفیہ سکھر	558
دوم	15990	لائبہ جاوید	محمد جاوید خان	کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	558
سوم	16424	نمرا	عبدالرحمن	کراچی	جامعہ ام شریک للبنات نارتھ ناظم آباد کراچی	553

دراسات دینیہ سال اول بنات1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	6183	حافظہ بریرہ	محمد عادل	گوجرانوالہ	مدرسہ حمیدیہ ناصریہ للبنات وحدت کالونی گوجرانوالہ	690
دوم	11963	عاتکہ	محمد عبدالغفور	لاہور	جامعہ بناء العلم رائیونڈ لاہور	680
دوم	931	سمعیہ بی بی	ایاز خان	مانسہرہ	جامعہ سیدہ حفصہ للبنات ڈھوڈیال مانسہرہ	680
سوم	4042	حلیمہ	عقل بادشاہ	اورکزئی	جامعہ حفصہ للبنات گلشن کالونی ہنگو	669

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1444ھ/2023ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (بلوچستان)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	602	عبدالکریم	محمد میر	قلعہ عبداللہ	دارالعلوم ہاشمیہ کلی عمر کوئٹہ	546
دوم	167	نقیب اللہ	عطاء خان	قلعہ عبداللہ	جامعہ دارالعلوم چمن	530
سوم	467	حافظ قدرت اللہ	محمد اعظم	زیارت	جامعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کوئٹہ	527

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1084	مغفور اللہ	مولوی حبیب اللہ	پشین	جامعہ سراج العلوم سعدیہ، گلشن سراج کوئٹہ	544
دوم	877	سعد اللہ	حاجی عبدالکریم	پشین	جامعہ اسلامیہ شمس العلوم، غازی آباد کوئٹہ	534
دوم	883	عبدالمالک	شیر محمد	کوئٹہ	جامعہ اسلامیہ شمس العلوم، غازی آباد کوئٹہ	534
سوم	167	روزی محمد	فضل محمد	پشین	دارالعلوم حرمزئی پشین	532
سوم	1073	حافظ سید کمال	مولوی سید احمد آغا	پشین	جامعہ سراج العلوم سعدیہ، گلشن سراج کوئٹہ	532

درجہ عالیہ سال دوم بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1281	احمد اللہ	محمد عالم	کوئٹہ	جامعہ اشرفیہ کلی شابو کوئٹہ	555
دوم	237	محمد حنیفیاء	عبدالغفار	پشین	دارلعلوم حرمزئی پشین	546
سوم	244	احمد	مولوی گلبدین	قلعہ عبداللہ	دارلعلوم حرمزئی پشین	534

درجہ عالیہ سال اول بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	51	عبدالرحیم	عبدالہادی	لورالائی	جامعہ دارالعلوم اسلامیہ لورالائی	589
دوم	765	محمد آیاز	تیمور شاہ	قلعہ عبداللہ	جامعہ اسلامیہ محمدیہ، بوغرہ روڈ چمن	588
سوم	1081	محمد نسیم	عبدالواسع	قلعہ عبداللہ	جامعہ امدادیہ کوئٹہ	582

درجہ ثانویہ خاصہ بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	633	رحمت اللہ	حمد اللہ	پشین	مدرسۃ الحسنین حرمزئی پشین	580
دوم	560	محمد جاوید	حاجی گلستان	قلعہ عبداللہ	دارلعلوم حرمزئی پشین	578
سوم	2912	ضیاء الرحمٰن	ضیاء الحق	کوئٹہ	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام، نزد مشن روڈ کوئٹہ	575

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4461	خبیب الرحمان	محمد رمضان	کوئٹہ	دارالعلوم زکریا، شالدرہ کوئٹہ	598
دوم	2748	عبدالحکیم	حافظ حمد اللہ	قلعہ عبداللہ	جامعہ عربیہ تبلیغی مرکز مسجد قباء چمن	596
دوم	4459	صہیب الرحمٰن	محمد رمضان	کوئٹہ	دارالعلوم زکریا، شالدرہ کوئٹہ	596
دوم	4899	محمد عباس	حاجی محمد عالم	کوئٹہ	المدرسۃ العربیہ عبداللہ ابن عباس کوئٹہ	596
دوم	2874	حبیب اللہ	عبدالخالق	قلعہ عبداللہ	مدرسہ عربیہ فاروق اعظم مدینہ ٹاؤن چمن	596
سوم	2751	حافظ کفایت اللہ	مولوی حمید اللہ	چمن	جامعہ عربیہ تبلیغی مرکز مسجد قباء چمن	595

درجہ متوسطہ بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	656	صدیق اللہ	حمید اللہ	پشین	جامعہ اسلامیہ مفتاح العلوم فیض آباد پشین	679
دوم	4297	عبدالقدیر	عبدالعلی	قلعہ سیف اللہ	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام، نزد مشن روڈ کوئٹہ	674
سوم	4284	سیف الرحمان	شاہ ولی	قلعہ سیف اللہ	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام، نزد مشن روڈ کوئٹہ	662

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1444ھ/2023ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (گلگت بلتستان)

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3681	محمد ادریس	محمد غلام	کوہستان	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	518
دوم	3700	سردار احمد	سعیدار	کوہستان	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	479

درجہ عامہ بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	10209	شیر نیاب	شیر افضل	غذر	دارالعلوم فیض عام، گاہکوچ غذر	532
دوم	10213	پیر آمان	سوتن	دیامر	دارالعلوم فیض عام، گاہکوچ غذر	525
سوم	10211	لچھاردین	قیوم	غذر	دارالعلوم فیض عام، گاہکوچ غذر	518

درجہ متوسط بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	5247	معین اللہ	عبدالوکیل	دیامر	جامعہ دارالعلوم غذر	584

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1444ھ/2023ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (آزاد کشمیر)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	751	نعیم سیاب	محمد سیاب خان	باغ	دارالعلوم الاسلامیہ تعلیم القرآن پلندری سدھنوتی	490
دوم	763	احسان اللہ	محمد ایاز	کوہستان	جامعہ اشاعت القرآن محلہ شاہنا ڑہ توحیدی مظفر آباد	489
سوم	767	حمزہ عزیز	راجہ عبدالعزیز خان	باغ	جامعہ سیدنا ابوہریرہ، محلہ صادق آباد رنجاٹہ مظفر آباد	480

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1248	عمیر مظہر	مظہر سلیم خان	سدھنوتی	دارالعلوم الاسلامیہ تعلیم القرآن پلندری سدھنوتی	497

درجہ عالیہ سال اول بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2104	عبدالحنان	محمد اسحاق خان	باغ	جامعہ انوار العلوم مدنی مسجد دھیر کوٹ باغ	530
دوم	2159	محمد عثمان	اعتبار خان	باجوڑ	جامعہ ابراہیمیہ تعلیم القرآن، اسلام پورہ ڈڈیال میرپور	502
سوم	2170	قاصد حسین	محمد سلیمان	کوٹلی	مدرسہ اصحاب صفہ مسجد خیر الوری ڈڈیال میرپور	497

درجہ خاصہ دوم بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3229	محمد عاصم	محمد رشید	کوٹلی	مدرسہ اصحاب صفہ مسجد خیر الوری ڈڈیال میرپور	533
دوم	3133	سلمان اسحاق	محمد اسحاق خان	پونچھ	جامعہ حسنین نعمان پورہ باغ	498
سوم	3152	فیصل ارشاد	محمد ارشاد	سدھنوتی	دارالعلوم الاسلامیہ تعلیم القرآن پلندری سدھنوتی	492

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	77	اسامہ عابد	عابد حسین	پونچھ	مدرسہ عربیہ اسلامیہ دارالعلوم راولاکوٹ پونچھ	555
دوم	119	راجہ حسان شوکت	محمد شوکت خان	باغ	جامعہ سیدنا ابوہریرہ، محلہ صادق آباد ورنجادہ مظفرآباد	547
سوم	33	سفیر اللہ	نصیب الرحمان	اپردیر	دارالعلوم تعلیم القرآن باغ	545

درجہ ثانویہ متوسطہ بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4756	محمد خالد	امیر خان	راولپنڈی	مدرسہ اصحاب صفہ مسجد خیر الوری ڈڈیال میرپور	586
اول	4757	حسن مجتبیٰ ظہیر	ظہیر عباس	کوٹلی	مدرسہ اصحاب صفہ مسجد خیر الوری ڈڈیال میرپور	586
دوم	4762	حسنین خان	محمد سردار خان	کوٹلی	مدرسہ اصحاب صفہ مسجد خیر الوری ڈڈیال میرپور	571
سوم	4760	محمد شعیب	گل خان	میرپور	مدرسہ اصحاب صفہ مسجد خیر الوری ڈڈیال میرپور	570

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1444ھ/2023ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (خیبر پختونخوا)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4795	جلال احمد	سپین گل	اورکزئی	جامعہ عثمانیہ پشاور	572
اول	1554	افتخار احمد	اقبال روان خان	شانگلہ	جامعہ دارالعلوم حقانیہ نوشہرہ	572
دوم	3070	ضیاء اللہ	شام باچا	سوات	جامعہ دارالعلوم مدینہ سوات	570
سوم	4217	زاہد خان	نظام الدین	جنوبی وزیرستان	دارالعلوم نعمانیہ صالحیہ، باکھری بازار ڈیرہ اسماعیل خان	567

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	5848	محمد عثمان	مختیار احمد	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	590
دوم	3637	نجیب الرحمان	عبداللہ	بونیر	جامعہ دارالعلوم فاروق اعظم ڈگر بونیر	568
سوم	5914	محمد ابوبکر	فضل وہاب	مالاکنڈ	جامعہ عثمانیہ پشاور	565

درجہ عالیہ سال دوم بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	5650	محمد سلیمان	امیر رحمان	لوئردیر	جامعہ فاروقیہ حاجی آباد بلامبٹ لوئردیر	579
دوم	6479	حذیفہ	سعد اللہ خان	بنوں	مدرسہ علوم شرعیہ ٹانچی بازار بنوں	570
سوم	8199	محمد وقاص	محمد نواز	کوہاٹ	مدرسہ مصباح العلوم گودی بانڈہ کوہاٹ	563

درجہ عالیہ سال اول بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	8015	ابدال	سعید نبی	اپردیر	مدرسہ عبداللہ بن مسعود، سٹیڈیم کالونی اپردیر	597
دوم	9123	محمد فہد	میاں فرمان علی	پشاور	جامعہ دارالہدیٰ، کوہاٹ روڈ زید آباد پشاور	585
دوم	8775	عدنان آفریدی	سید رحمان	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	585
سوم	6570	سیراج الحق	احسان اللہ	لوئردیر	مدرسہ انوار القرآن تیمرگرہ لوئردیر	579

درجہ ثانویہ خاصہ بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	9500	ثناء اللہ	سمیع الرحمان	مردان	جامعہ ابن عباس، کوٹ روڈ مردان	593
دوم	12776	انیس علی	محمد رئیس	صوابی	جامعہ عثمانیہ پشاور	588
سوم	12506	محمد اسماعیل	حمید اللہ	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	587

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	12490	محمد حمزہ	نیاز احمد	سوات	الجامعۃ الاسلامیہ بابوزئی مردان	600
دوم	8353	نور نواب	میر عالم	کوہستان	جامعۃ الزیتون مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد	599
سوم	12260	محمد طلحہ	سعید الرحمٰن	لوئر دیر	مدرسہ معارف القرآن لوند خوڑ تخت بھائی مردان	598

درجہ متوسطہ بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	5096	مزمل خان	محمد اشتیاق	مانسہرہ	جامعۃ الزیتون مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد	658
دوم	5100	حسنین معاویہ	شمس الاسلام	بٹگرام	جامعۃ الزیتون مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد	647
سوم	5097	زاہد الرحمان	محمد وہاب	بٹگرام	جامعۃ الزیتون مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد	637

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1444ھ/2023ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (پنجاب)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	9824	اسامہ عابد	عابد فاروق	لاہور	جامعہ دار التقویٰ ٹرسٹ لاہور	578
دوم	9002	محمد حنظلہ	اصغر علی خان	چکوال	جامعہ بیت السلام چکوال	564
سوم	941	سفیان اختر	محمد اختر	شمالی وزیرستان	جامعۃ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد	556

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	10749	عمار معیز	رفاقت حسین	چکوال	جامعہ بیت السلام چکوال	596
دوم	10754	ارشاد احمد	مقدر خان	باجوڑ	جامعہ بیت السلام چکوال	584
سوم	10731	محمد شاہد	سعد اللہ خان	ڈیرہ اسماعیل خان	جامعہ بیت السلام چکوال	579

درجہ عالیہ سال دوم بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1891	قاضی حبیب اللہ	ذاکر اللہ	نوشہرہ	جامعۃ العلوم الاسلامیہ سروس روڈ سوہان اسلام آباد	561
دوم	12669	عکراش	حافظ سجاد	سیالکوٹ	جامعہ دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال	555
سوم	12668	محمد بلال	مرید حسین	رحیم یار خان	جامعہ دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال	553

درجہ عالیہ سال اول بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	16422	محمد اسعد	محمود حسن	ملتان	جامعہ خیر المدارس ملتان	596
دوم	14251	محمد حارث	شبیر احمد عابد	چکوال	جامعہ بیت السلام چکوال	589
سوم	14272	امیر حمزہ	نور محمد ناصر	میانوالی	جامعہ بیت السلام چکوال	580

درجہ ثانویہ خاصہ بنین1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	20006	حسان خان	دلاور خان	نوشہرہ	جامعہ بیت السلام چکوال	600
دوم	19942	معاذ عبداللہ	امیر عبداللہ	چکوال	جامعہ بیت السلام چکوال	599
سوم	19978	یاسر محمد	شفیق محمد	کوہاٹ	جامعہ بیت السلام چکوال	598

درجہ ثانویہ عامہ بنین1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	27089	ابوامامہ	افتخار احمد	پشاور	جامعہ بیت السلام چکوال	600
اول	27093	نعیم اللہ	حافظ محمد بشیر	خوشاب	جامعہ بیت السلام چکوال	600
اول	27119	مرتضی رفیق	محمد رفیق	لوئر دیر	جامعہ بیت السلام چکوال	600
اول	27122	سید حامد حسین شاہ	سید دلبر شاہ	بٹگرام	جامعہ بیت السلام چکوال	600
اول	27155	جعفر خان	نصیب اللہ	کوئٹہ	جامعہ بیت السلام چکوال	600
اول	27172	محمد عمر ریاض	ریاض شاہد	لاہور	جامعہ بیت السلام چکوال	600
اول	27175	اسد اللہ	وحید حیدر	ایبٹ آباد	جامعہ بیت السلام چکوال	600
اول	27179	محمد حسن حبیب	حبیب اللہ	رحیم یار خان	جامعہ بیت السلام چکوال	600
اول	578	محمد لقمان	گل واحد	چارسدہ	جامعۃ العلوم الاسلامیہ سروس روڈ سوہان اسلام آباد	600
دوم	27135	محمد	محمد شاہد	سرگودھا	جامعہ بیت السلام چکوال	599
سوم	27157	حافظ حسن احمد	محمد احمد رضا خان	لاہور	جامعہ بیت السلام چکوال	598
سوم	27168	خزیمہ احمد	مستنصر احمد مبارک چوہدری	لاہور	جامعہ بیت السلام چکوال	598

درجہ متوسطہ بنین1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	8259	محمد مظہر	محمد اشرف	لودھراں	جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا لودھراں	645
دوم	8772	محمد محسن	محمد وارث	لودھراں	جامعہ صدیقیہ نور محل روڈ بہاولپور	637
سوم	7582	احمد علی معاویہ	عبداللطیف	گوجرانوالہ	مدرسہ رحمانیہ، شمع کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ	630
سوم	7266	محمد طلحہ	ریاض ولی	راولپنڈی	مدرسہ عبداللہ بن عباس، ڈھوک سیداں راولپنڈی	630

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1444ھ/2023ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (سندھ)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	5792	محمد اسامہ فاروق	محمد طاہر فاروق	کرک	جامعہ دارالعلوم کراچی	594
دوم	7597	محمد بلال	خالد خان	مانسہرہ	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	580
سوم	7456	محمد ارشاد	قیست بہادر	کراچی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	579

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	7787	محمد سفیان	محمد عامر	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	585
دوم	8113	واجد علی	لیاقت علی	کوہستان	جامعہ دارالعلوم کراچی	580
سوم	7788	عبیدالرحمان	محمد ادریس	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	576
سوم	8951	سمیع اللہ	حاجی ربانی	قلعہ عبداللہ	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	576

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

درجہ عالیہ سال دوم بنین1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	9404	سمیع الحق	محمد انور	کوہستان	جامعہ دارالعلوم کراچی	572
دوم	9471	فیض اللہ	حاجی نقیب اللہ	کوئٹہ	جامعہ دارالعلوم کراچی	567
سوم	9444	نصیب اللہ	فضل رحمان	سوات	جامعہ دارالعلوم کراچی	563

درجہ عالیہ سال اول بنین1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	10811	عبدالرؤف	محمد اشفاق مغل	حیدرآباد	جامعہ دارالعلوم کراچی	595
دوم	13652	علقمہ فاروقی	محمود احمد	سوات	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	594
سوم	10694	مخلص احمد	کامران اللہ	شمالی وزیرستان	جامعہ دارالعلوم کراچی	592

درجہ ثانویہ خاصہ بنین1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	16452	عواد طارق	طارق مسعود	شہید بے نظیر آباد	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	594
دوم	16196	حماد احمد قاسمی	قطب الدین	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	590
سوم	16183	محمد ابوبکر	محمد ایوب	اٹک	جامعہ دارالعلوم کراچی	589
سوم	19014	بشیر احمد	حاجی عبدالاحد	قلعہ عبداللہ	جامعہ بیت السلام ملیر کراچی	589

درجہ ثانویہ عامہ بنین1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	25708	ساجد اللہ	فضل کریم	شانگلہ	جامعہ بیت السلام ملیر کراچی	599
دوم	21397	محمد عمران	محمد شریف	جیکب آباد	جامعہ دارالعلوم اسلامیہ بالانیو ٹیاری	596
سوم	25699	محمد شائل بن کامران	کاشف کامران	ملیر کراچی	جامعہ بیت السلام ملیر کراچی	594
سوم	25715	محمد معاذ	انعام اللہ	وسطی کراچی	جامعہ بیت السلام ملیر کراچی	594

درجہ متوسطہ بنین1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	6876	مہد بھٹی	محمد عمران بھٹی	جنوبی کراچی	جامعۃ الصفہ سعید آباد کراچی	641
دوم	6773	محمد بن ثاقب انصاری	ثاقب کمال	وسطی کراچی	مدرسہ اصحاب بدر تعلیم القرآن بفرزون کراچی	629
سوم	6402	محمد جمیل	محمد حکیم	شرقی کراچی	جامعہ اشرف العلوم بیت المکرم کراچی	610
سوم	9078	حکمت اللہ	عبدالغیاث	قلعہ عبداللہ	جامعۃ الصفہ سعید آباد کراچی	610

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1444ھ/2023ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (بلوچستان)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	671	خدیجہ گل	اکمل حسن خان	کوئٹہ	جامعہ فاروقیہ للبنات فیصل ٹاؤن بروری روڈ کوئٹہ	557
دوم	632	بی بی مریم	عبدالسلام	کوئٹہ	جامعہ بیت السلام للبنات کلی حسنین آباد کوئٹہ	524
سوم	792	رمشاء	محمد اسماعیل	کوئٹہ	مدرسہ اسلامیہ للبنات حضرت حفصہ کلی مبارک کوئٹہ	520

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	947	ملائکہ گل	حاجی امان اللہ	کوئٹہ	مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات محلہ فقیر آباد کوئٹہ	506
دوم	815	خالدہ سمیع	سمیع اللہ	پشین	جامعہ تعلیم الاسلام گلشن بلال مسجد رحمانیہ افغان روڈ کوئٹہ	505
سوم	944	حلیمہ	عبداللہ امین	کوئٹہ	جامعۃ الحسنین مسجد ابراہیم ارباب غلام علی روڈ دیبہ کوئٹہ	484

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	715	ماریہ	خان محمد	لسبیلہ	جامعہ دارالہدیٰ، الہ آباد ٹاؤن حب لسبیلہ	516
دوم	781	ملکی	عبدالغفور	گوادر	جامعہ خالد بن ولید بنگلہ بازار وارڈ نمبر 1 گوادر	511
سوم	480	پروین	عبدالخالق	جعفرآباد	مدرسہ عائشہ صدیقہ للبنات، ڈیرہ اللہ یار جعفرآباد	507

درجہ عالیہ سال اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1236	سعدیہ غفور	عبدالغفور	سبی	مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات محلہ فقیر آباد کوئٹہ	565
دوم	1242	آمنہ بی بی	عبدالاحد سیال	کوئٹہ	مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات محلہ فقیر آباد کوئٹہ	552
سوم	1235	حافظہ سمیہ ریاض	محمد ریاض	کوئٹہ	مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات محلہ فقیر آباد کوئٹہ	547

درجہ خاصہ دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1878	فوزیہ	محمد قاسم	کوئٹہ	مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات محلہ فقیر آباد کوئٹہ	554
دوم	3841	عارفہ بی بی	شبیر احمد	لسبیلہ	جامعہ دارالہدیٰ، الہ آباد ٹاؤن حب لسبیلہ	544
سوم	1835	عائشہ	رحیم اللہ	کوئٹہ	جامعہ دارالنعیم للبنات غفور ٹاؤن سریاب روڈ کوئٹہ	541

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

درجہ خاصہ اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3693	مقدس عافیہ	عبدالرحیم	کوہلو	جامعہ اسلامیہ باب العلوم للبنات پیپلز کالونی کوہلو	581
اول	4976	فائزہ	سید فیض اللہ شاہ	نوشکی	جامعہ سیدنا حفصہ للبنات، نیو قاضی آباد نوشکی	581
دوم	2555	ماریہ	گل جان	کوئٹہ	جامعہ بنات عائشہ صدیقہ کوئٹہ	578
دوم	5046	جویریہ گل	عبداللطیف	جعفرآباد	مدرسہ عائشہ صدیقہ للبنات، ڈیرہ اللہ یار جعفرآباد	578
سوم	5694	عافیہ رضا	رضا محمد	لسبیلہ	جامعہ دارالہدیٰ، الہ آباد ٹاؤن حب لسبیلہ	571

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1444ھ/2023ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (گلگت بلتستان)

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	8015	روز مین گل	گل مراد	غذر	جامعۃ البنات عیدگاہ روڈ کنوداس گلگت	495

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	10052	روبینہ	صنوبر خان	دیامر	جامعہ زینب للبنات چلاس دیامر	490
دوم	9930	عروۃ الوثقیٰ	نثار احمد	گلگت	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	478

درجہ عالیہ سال اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	12086	صباء	حضرت بلال	گلگت	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	500
دوم	12060	مہناس	عبداللطیف	دیامر	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	493
سوم	12085	کلثوم اسلام	عبدالسلام	دیامر	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	477

درجہ ثانویہ خاصہ اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	23988	ممتحنہ	قوت جان	گلگت	جامعۃ البنات عیدگاہ روڈ کنوداس گلگت	547
دوم	23853	سمیہ	عبداللطیف	گلگت	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	526
سوم	24014	فریال رقیب	عبدالرقیب	گلگت	مدرسہ حفصہ للبنات جاگیر بسین گلگت	523

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1444ھ/2023ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (آزاد کشمیر)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1055	مقدس رمضان	محمد رمضان خان	پونچھ	جامعہ دارالعلوم اسلامیہ بھمبر رسول پور کالونی بھمبر	547
دوم	917	حفصہ	محمد جمیل خان	پونچھ	جامعۃ الاسلامیہ لبنات الاسلام راولاکوٹ پونچھ	532
سوم	1060	مریم ریاض	محمد ریاض	بھمبر	جامعہ دارالعلوم اسلامیہ بھمبر رسول پور کالونی بھمبر	499

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1323	کنزہ	امتیاز حسین	ہٹیاں بالا	جامعہ تعلیم القرآن ہٹیاں بالا جہلم ویلی	482

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1321	نورین شبیر	محمد شبیر خان	پونچھ	جامعۃ الاسلامیہ لبنات الاسلام راولاکوٹ پونچھ	523
دوم	1225	مریم نظاو	محمد نظاد خان	باغ	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات پرانی کچہری باغ	508
سوم	1533	فریحہ خانم	عبدالغفور	میرپور	جامعۃ العلوم الاسلامیہ ایف ٹو میرپور	502

درجہ عالیہ سال اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1704	خدیجہ ضیاء	ضیاء الدین	نیلم	جامعہ سیدنا ابوہریرہ محلہ صادق آباد رنجاٹہ مظفرآباد	526
دوم	1787	عفرا مختار جہانگیری	مختار احمد جہانگیری	ہٹیاں بالا	جامعہ تعلیم القرآن ہٹیاں بالا جہلم ویلی	519
سوم	1546	صاحبہ آصف	محمد آصف خان	باغ	مدرسہ سیدہ فاطمۃ الزہراء ریڑہ گاؤں ڈھلی باغ	511

درجہ خاصہ دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2775	قضہ بی بی	ریاض حسین شاہ	مظفرآباد	مدرسہ سیدہ عائشہ صدیقہ للبنات گاؤں بچھاڑ کلیاں مظفرآباد	512
دوم	2465	نازش مقبول	مقبول حسین	پونچھ	جامعۃ الاسلامیہ لبنات الاسلام راولاکوٹ پونچھ	510
سوم	2351	فرزانہ بیگم	نور افسر خان	باغ	جامعہ احسن العلوم للبنات نزد مرکزی جامع مسجد باغ	490

درجہ خاصہ اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	826	مہ جبین	محمد رزاق	میرپور	مدرسہ سیدہ فاطمۃ الزہرا للبنات سیاکھ ڈڈیال میرپور	575
دوم	124	سدرہ جبین آزاد	محمد آزاد خان	باغ	جامعہ حسنین نعمان پورہ باغ	562
سوم	565	افسانہ بی بی	بابو خان	جہلم ویلی	جامعہ تعلیم القرآن ہٹیاں بالا جہلم ویلی	560

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1444ھ/2023ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (خیبر پختونخوا)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	12732	ماریہ محمود	سید محمود	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	569
دوم	12707	عائشہ	محمد امجد	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	562
سوم	13546	عائشہ نواز	امیر نواز	پشاور	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	560

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	15419	حناء	فضل الرحیم	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	578
دوم	15828	سلمیٰ	عبدالرؤف	پشاور	جامعۃ العلوم للبنات حیات آباد پشاور	563
سوم	15593	صدف گل	اول گل	پشاور	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات بہلول خیل بڈھ بیر پشاور	560

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	19767	صدف نور	نور محمد	پشاور	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	589
دوم	20817	سدرہ سید	سید مسرت شاہ	پشاور	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات زریاب کالونی پشاور	566
سوم	19107	فرح ناز زرینہ	فرہاد حبیب	افغانستان	جامعۃ العلوم للبنات حیات آباد پشاور	558

درجہ عالیہ سال اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	15549	سلمیٰ	عبدالغفار	مردان	مدرسہ ام کلثوم للبنات جواد خان کورونہ پارہوتی مردان	583
دوم	25431	شائستہ طارق	محمد طارق	پشاور	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	576
دوم	25434	ثمرین سجاد	محمد سجاد	خیبر	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	576
سوم	24170	فاطمہ بی بی	محمد بہرام خان	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	572

درجہ ثانویہ خاصہ دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	34991	ثناء جان	جان محمد	پشاور	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	585
دوم	33283	سارہ اشفاق	اشفاق احمد	پشاور	جامعہ فاطمۃ الزہراء الاسلامیہ للبنات سفید ڈھیری پشاور	573
سوم	21875	عاتکہ	عبداللہ	مردان	جامعہ سمیہ للبنات کاٹلنگ حوڈ یگرام مردان	569

درجہ ثانویہ خاصہ اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	52756	عزہ منصور	منصور احمد خٹک	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	596
دوم	17643	نمرہ فیاض	محمد فیاض	ایبٹ آباد	جامعہ عمر بن خطاب للبنات سرائے صالح ہری پور	594
دوم	27758	منیبہ گل	ریاب گل	صوابی	جامعہ سیدہ میمونہ للبنات کلابٹ محلہ مزید خیل صوابی	594
سوم	7062	ادیبہ	انعام الحق	نوشہرہ	جامعہ دار المحصنات للبنات، تاروجبہ پبی نوشہرہ	592
سوم	7075	ملائکہ بی بی	محمد ابرار	نوشہرہ	جامعہ دار المحصنات للبنات، تاروجبہ پبی نوشہرہ	592

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1444ھ/2023ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (پنجاب)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	20719	ایمن	محمد ارشد بھٹی	لاہور	جامعہ دار التقویٰ ٹرسٹ لاہور	583
دوم	20463	بشریٰ	محمد یوسف	لاہور	جامعہ بناء العلم رائے ونڈ لاہور	557
دوم	20477	ثناء اصغر	اصغر علی	قصور	جامعہ بناء العلم رائے ونڈ لاہور	557
سوم	19152	صائمہ کوثر	ارشاد احمد	بھکر	جامعہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ بھکر	553

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	24954	سارہ	مجیب الرحمان	لاہور	جامعہ دار التقویٰ ٹرسٹ لاہور	558
دوم	25126	اریبہ نذیر	محمد نذیر	لاہور	جامعہ دار التقویٰ ٹرسٹ لاہور	550
سوم	24757	فاطمہ	محمد صادق چغتائی	لاہور	جامعہ اشرفیہ کالج مسلم ٹاؤن لاہور	540

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	28116	سائرہ تبسم	عبدالستار	بھکر	جامعہ قادریہ بھکر	570
اول	30247	فاطمہ داؤد	داؤد شاہ	کوہاٹ	جامعہ بناء العلم رائے ونڈ لاہور	570
دوم	26311	لیزا ارشد	محمد ارشد	گوجرانوالہ	الجامعۃ المحمدیہ قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ	561
سوم	26094	عائشہ	شوکت علی	فیصل آباد	جامعہ عبداللہ بن عمر ایوب کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد	557

درجہ عالیہ سال اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	23966	بریرہ شاہد	محمد شاہد محمود	لاہور	جامعہ دار التقویٰ ٹرسٹ لاہور	573
دوم	33152	خنساء ارشد	محمد ارشد جاوید	فیصل آباد	جامعہ دار القرآن مسلم ٹاؤن فیصل آباد	571
سوم	33359	رمیشہ	طاہر حسین	فیصل آباد	مدرسہ محمدیہ للبنات چک نمبر 58 فیصل آباد	569

درجہ ثانویہ خاصہ دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	53924	عافیہ شعیب	قاری شعیب الرحمان	لاہور	جامعہ دار التقویٰ ٹرسٹ لاہور	593
دوم	53030	انوشہ	آصف اقبال	لاہور	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات سنت نگر لاہور	585
سوم	49052	عائشہ راؤ	ارشاد احمد	بھکر	جامعہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ بھکر	581

درجہ ثانویہ خاصہ اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	70594	زینب نصیر	محمد نصیر	لاہور	جامعہ بناء العلم رائے ونڈ لاہور	596
دوم	74180	عاصمہ رانا	رانا محمد رفیق	راولپنڈی	جامعہ ماریہ قبطیہ البنات، ڈھوک سیداں راولپنڈی	592
سوم	72425	عائشہ نعیم	محمد نعیم	لاہور	جامعہ دار التقویٰ ٹرسٹ لاہور	589

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1444ھ/2023ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (سندھ)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	15673	سمیہ کوثر	حافظ قاری صدیق	مانسہرہ	جامعہ خدیجۃ الکبریٰ محمد علی سوسائٹی شرقی کراچی	586
دوم	16088	آمنہ	عبدالحق	فیصل آباد	جامعہ نظامیہ للبنات ناظم آباد نمبر 3 وسطی کراچی	562
سوم	16874	کائنات	جان محمد خان	ملیر کراچی	جامعۃ العلم للبنات نیو مظفر آباد کالونی لانڈھی ملیر کراچی	561

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	20358	ناعمہ	سیف الرحمان	کراچی	مدرسہ دار البشائر للبنات گلشن معمار ملیر کراچی	579
دوم	18938	رملہ سلمان	سلمان الیاس	شرقی کراچی	جامعہ خدیجۃ الکبریٰ محمد علی سوسائٹی شرقی کراچی	574
سوم	19730	زاہدہ	عبدالجلیل	خضدار	جامعۃ الصفہ سعید آباد کراچی	569

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	23647	حسنیٰ	حافظ خادم حسین	غربی کراچی	مرکز فہم الدین ڈیفنس فیز 4 جنوبی کراچی	571
دوم	22551	حفصہ	حسن	سانگھڑ	جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم ٹنڈو آدم سانگھڑ	566
سوم	24025	زینب	احمد	حیدرآباد	جامعۃ القرآن الکریم شیر شاہ کالونی غربی کراچی	563

درجہ عالیہ سال اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	29544	ہانی ناصر	ناصر سعید	وسطی کراچی	جامعہ خنساء للبنات فیڈرل بی ایریا وسطی کراچی	577
دوم	28444	طوبیٰ	محمد صابر	شرقی کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	570
سوم	29508	عمارہ	محمد نذیر	وسطی کراچی	جامعہ علی المرتضیٰ الاسلامیہ عرفات ٹاؤن نارتھ ناظم آباد کراچی	555
سوم	29455	مدثرہ	ناصر الدین	کراچی	جامعہ نظامیہ للبنات ناظم آباد نمبر 3 وسطی کراچی	555

درجہ ثانویہ خاصہ دوم بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	37432	مناہل	تنویر اعجاز	کراچی	جامعہ رحمانیہ للبنات، آئی لینڈ کلفٹن جنوبی کراچی	580
دوم	39206	حمنہ	اقبال الدین	چترال	مدرسہ دار البشائر للبنات گلشن معمار ملیر کراچی	577
سوم	36833	تابعہ	عبدالرشید شیخ	شرقی کراچی	معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد شرقی کراچی	573

درجہ ثانویہ خاصہ اول بنات 1444ھ/2023ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	46615	لائبہ	ابرار احمد	کراچی	معہد الشیخ زکریا ٹرسٹ دہلی کالونی شرقی کراچی	594
دوم	49778	رخماء خان	وارث خان	ملیر کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	591
دوم	80400	مریم یونس	محمد یونس	شرقی کراچی	جامعہ امینہ للبنات، SNPA بہادر یار جنگ کراچی	591
سوم	49791	ماہ نور سعید	سعید الحق	ملیر کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	589

وفاق المدارس العربیہ پاکستان